بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
القرآن
اور آپس میں مدد کرو نیک کام پر اور پرہیزگاری پر اور مدد نہ کرو گناہ پر اور ظلم پر۔
المائدۃ 2
الحدیث
قیامت کے دن بدترین لوگوں میں سے وہ شخص بھی ہوگا جس نے دوسرے کی دُنیا کی وجہ سے اپنی آخرت برباد کردی۔
ابن ماجہ
جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور کا ترجمان
88
ماہ نامہ علم و عمل لاہور
جلد نمبر 8
شمارہ نمبر 4
ربیع الاوّل ۱۴۳۲ھ
فروری 2011ء
زیرِ سرپرستی
مصلح الاُمّت شیخ الحدیث
حضرت مولٰنا
صوفی محمد سرور صاحب
دامت برکاتہم
نبی کریم ﷺ کی خاص خصوصیت 5
بسنت کی حقیقت 10
تکبیرِ اولیٰ کی اہمیت و فضیلت 12+13
15
موٹر سائیکل 16+17
کے فائدے، نقصانات، احتیاطیں
رحمت کے فرشتے کہاں کہاں نہیں آتے 24+25
سیرت النبی ﷺ ... ایک اجمالی خاکہ 30
دِین کے کام میں آگے بڑھیے، رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجئے اور دوسروں کو لگوا دیجئے یا کم از کم بتا دیجئے تاکہ وہ اس دینی، علمی تحفہ سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحفظِ ناموسِ رسالت... ہر ایک کی ذمہ داری ہے

از مدیر

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

"بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کو (گستاخی کے ذریعے) ایذا (تکلیف) پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی اُن (بدبختوں) پر دُنیا اور آخرت میں اور اُن کے لئے رُسواکُن عذاب تیار کر رکھا ہے"۔ ﴿الاحزاب:57﴾ ناموسِ رسالت اِسلام کی بنیاد اور اُمّتِ مسلمہ کی روح ہے۔ اِسلام کی پوری عمارت حُرمتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم پر قائم ہے، صرف اِسلام ہی نہیں بلکہ تمام آسمانی مذاہب کی عمارت عصمتِ رسول پر قائم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں انبیائے کرام علیہم السلام بالخصوص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے خلاف سخت طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ قرآن وحدیث میں گستاخوں کے عبرت ناک انجام کے **واقعات** موجود ہیں۔

سورۃ القلم (آیت 10 تا 14) میں ایک گستاخِ رسول ولید بن مغیرہ کے لئے قرآن کریم نے بہت سخت طریقہ اختیار کیا اور اس کی نو برائیوں کو جس انداز سے بیان کیا اس کو پڑھ کر بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کی عزّت کے معاملے میں کس قدر غیّور ہیں۔

خود دربارِ رسالت سے گستاخِ رسول کعب بن اشرف، ابورافع بن ابی الحقیق یہودی اور ابنِ خطل اور دیگر بہت سے گستاخوں کے متعلق مختلف اوقات میں قتل کا حکم جاری فرمایا گیا [کتبِ تاریخ] حتیٰ کہ کئی گستاخ عورتوں کو بھی سزائے موت جاری کی گئی جیسا کہ قبیلہ بنوخطمہ کی عصماء نامی عورت۔ [الصارم المسلول، وفاء الوفاء]

حُرمتِ رسول کا معاملہ ہے ہی اس قدر حساس کہ اگر اللہ تعالیٰ کی ان برگزیدہ ہستیوں کی حُرمت وعظمت ہی باقی نہ رہے تو پھر دین ہی باقی نہیں رہتا۔ معلوم ہوا کہ گستاخِ رسول کسی قسم کی رعایت کا مستحق نہیں ہے۔

گستاخ مجرموں کو آزاد چھوڑنے کے لئے توہینِ رسالت قانون میں ترمیم کرنا بے حد ناانصافی، ٹھاٹھیں مارتا ہوا ظلم اور کھلم کھلی بربادی ہے۔ غیر مسلموں کے مذہب کو جب ہم چھیڑتے نہیں جب کہ ان کے تمام مذاہب سو فی صد باطل یا ختم ہیں اِس وقت صرف اور صرف "اِسلام" سچا مذہب ہے اور جہنم سے آزادی صرف اِسلام والوں ہی کو مل سکتی ہے۔ تو وہ غیر مسلم ہمارے مذہبی مسائل کو کیوں چھیڑتے ہیں؟ اتنا ہی کافی ہے کہ ہم ان کو نہیں چھیڑتے اس پر انہیں شکر کرنا چاہئے جب وہ ہمارے مذہبی مسئلہ پر ہاتھ ڈالیں گے تو ہمیں جواب دینا آتا ہے۔ الغرض گستاخِ رسول کی سزا یہ ہے کہ اسے زندہ نہ رہنے دیا جائے فوری سزا جاری کی جائے۔ کسی جج، وزیر، بادشاہ، صدر کو اختیار و حق حاصل نہیں کہ کسی بھی گستاخِ رسول کو معاف کرے جو معاف کرتا ہے وہ بھی سزا کا مستحق ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نصیب فرماویں اٰمین
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ

قیمت فی شمارہ......12 روپے

قیمت سالانہ...(مع ڈاک خرچ)...150 روپے

رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

رقم منی آرڈر کیجئے یا دستی دیجئے

کیا آپ جانتے ہیں کہ ایک مسلمان کے لئے بہترین تحفہ کیا ہے؟ وہ بہترین تحفہ دینی علوم ہیں۔ لہٰذا آپ اپنے رسالہ "ماہ نامہ علم و عمل، لاہور" جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین و مشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھیے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کے لئے ایک سال کے لئے جاری کرا دیجئے۔
نیز ان کو مزید خریدار بنانے کے لئے ترغیب بھی دیجئے کیوں کہ یہ کاروبار نہیں دین کے پھیلانے کا ایک ذریعہ ہے۔

23- کلومیٹر فیروز پور روڈ سُوّا گجُومتّہ نزد کاہنہ نو، لاہور
پوسٹ کوڈ نمبر 53100

042-35272270
0302-4143044 0331-4546365

Email:aibneumar@yahoo.com
www.ibin-e-umar.edu.pk

ربط: پیچھے ذکر کیا تھا کہ یہودیوں نے اعتراض کیا کہ جبریل علیہ السلام کے ساتھ ہماری دُشمنی ہے اگر میکائیل (علیہ السلام) آپ (ﷺ) پر وحی لاتے تو ہم مان لیتے، اس پر فرمایا کہ جبریل علیہ السلام کی حیثیّت سفیر کی سی ہے اور قانون ہے کہ سفیروں سے کچھ نہ کہا جائے۔

سفیروں کا اِحترام: نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخص ثُمامہ بن اُثال اور عبداللہ بن نواحہ آئے، آپ ﷺ نے فرمایا ''کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟'' کہنے لگے کہ ''ہمیں ہمارے نبی مُسَیلِمَہ (کذّاب) نے بھیجا ہے، ہم آپ کو پیغام پہنچانے آئے ہیں''۔ (عرب میں ''یمامہ'' مشہور مقام تھا، وہاں کا ایک بڑا رئیس آدمی تھا جس کا نام ''مُسَیلِمَہ'' تھا، اس خبیث نے نبوّت کا دعویٰ کیا۔) نبی علیہ السلام نے فرمایا ''کیا وہ سچ مُچ نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے؟'' کہنے لگے ''جی ہاں! ہم اس کے ماننے والے ہیں، وہ اللہ کا سچّا رسول ہے۔ ہم یہ پیغام دینے کے لئے آئے ہیں کہ اُس نے کہا ہے کہ میرے ساتھ صلح کر لو اور وہ اس طرح کہ یا تو آپ (ﷺ) مجھے لکھ دیں کہ میں آپ کی وفات کے بعد نبی ہوں گا اور تمہارا خلیفہ ہوں گا، یا اس طرح کرو کہ شہری حلقہ کے تم نبی اور دیہاتی حلقہ کا میں نبی''۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا ''اگر یہ قانون نہ ہوتا کہ قاصدوں اور سفیروں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تمہیں اس قول کی وجہ سے کہ تم مُسَیلِمَہ کو نبی مانتے ہو قتل کر دیتا کیوں کہ ''ختمِ نبوّت کا منکر قاعدے کے مطابق واجب القتل ہے'' مگر تم قاصد ہو اس واسطے میں تمہیں کچھ نہیں کہتا''۔

ختمِ نبوّت کا منکر واجب القتل ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کوفہ کے گورنر تھے، چوک میں آئے تو کھڑے ہو گئے اور ایک آدمی کی طرف غور سے دیکھنے لگے حالاں کہ نہ تو کھڑے ہونے کی عادت تھی اور نہ ہی اِس طرح غور سے دیکھنے کی عادت تھی۔ اچھی طرح قریب جا کر دیکھا، فرمایا: بھائی! تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے بتایا کہ میرا نام عبداللہ بن نواحہ ہے، فرمایا کیا تم نبی علیہ السلام کے دور میں آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے؟ کہنے لگا: ہاں! میں تھا اور میرا ایک اور ساتھی بھی تھا۔ فرمایا اب بھی تو مُسَیلِمَہ کو نبی مانتا ہے؟ کہنے لگا ہاں! مانتا ہوں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے کارندوں سے فرمایا اس کو پکڑو اور فرمایا اس وقت تو نبی علیہ السلام نے اس لئے چھوڑ دیا تھا کہ تو سفیر تھا اور قاصد تھا، اور آج تو سفیر اور قاصد نہیں، اپنے اس... بقیہ: ص 22 پر

حضرت مولٰنا
دامت برکاتہم
صوفی محمد سرور صاحب
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
وصدر جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حدیث پاک میں نُھبیٰ کی بُرائی بیان کی گئی ہے۔

نُھبیٰ کے معنیٰ: (1) مشہور معنیٰ ''ڈاکہ ڈالنے'' کے ہیں۔ نُھبیٰ (ڈاکہ) کی دو صورتیں ایسی پائی جاتی ہیں جن کو لوگ بہت بڑا کمال سمجھتے ہیں: (1) کیمونزم (2) سوشلزم، دونوں تقریباً ایک چیز ہیں یعنی امیر سے مال چھین کر غریب کو دے دینا۔ یہ نہیں دیکھنا کہ اُس امیر نے وہ مال حلال طریقہ سے کمایا ہے یا حرام طریقے سے کمایا ہے یہ بہت بڑا ظلم ہے۔ ایک شخص نے بیس سال محنت کر کے ایک لاکھ روپیہ جمع کر لیا، اب یہ کیمونزم والے اور سوشلزم والے اُس سے ایک لاکھ روپیہ چھین کر غریبوں میں تقسیم کر دیتے ہیں، یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔

اسلامی شریعت اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتی۔ بہرحال نُھبیٰ سے حدیث شریف میں منع کیا گیا ہے، اس کے مشہور معنیٰ ''ڈاکہ ڈالنے'' کے ہی ہیں کہ زبردستی کسی کا مال چھین لینا۔ اس کے علاوہ علماء نے نُھبیٰ کے دو معنیٰ اور بھی کیے ہیں اور کہا ہے کہ یہ دونوں صورتیں بھی ناجائز ہیں:

(2) ایک معنیٰ یہ کیے ہیں کہ ایک شخص نے کئی آدمیوں کی دعوت کی اور دسترخوان پر کھانا اِس طریقہ سے چُن دیا یعنی رکھ دیا کہ ہر شخص کے سامنے اُس کے کھانے کے لئے دو یا تین یا چار قسم کی چیزیں رکھ دیں۔ اب مہمانوں میں سے ایک شخص یہ کرتا ہے کہ اس کے سامنے جو چار قسم کی چیزیں رکھی گئی ہیں وہ جلدی سے کھا لیتا ہے اور پھر ساتھ والے مہمان کے سامنے والی چیزیں کھانی شروع کر دیتا ہے، یہ بھی منع ہے۔

(3) دوسری صورت یہ ہے کہ مالِ غنیمت میں سے ایک مجاہد تقسیم سے پہلے ہی کچھ اُٹھا لیتا ہے یہ بھی منع ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

محمد سرور عفی عنہ

ذکر و شکر کے فوائد

مولٰنا عبدالرحمٰن بن حضرت مولٰنا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ

① نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص نے آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اسلام کے احکام بہت ہیں، مجھے یاد نہیں رہتے، کوئی ایسا طریقہ ارشاد فرما دیجئے کہ مجھے عمل کرنا آسان ہو جائے، تو جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطَباً بِذِکْرِ اللّٰہِ۔

[ترمذی:3375]

''جہاں تک ہو سکے اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رکھو''۔

مطلب یہ تھا کہ اگر تم زبان سے اللہ تعالیٰ کا نام لینا شروع کر دو گے تو نام لیتے لیتے ایک دن ایسا ضرور آئے گا کہ اس نام کا اثر تمہارے دِل میں نقش ہو جائے گا اور دِل کے اندر اللہ تعالیٰ کی یاد رچ بس جائے گی۔ اور جب دِل کے اندر یہ یاد جم جائے تو پھر انسان سوچتا ہے کہ میں نافرمانی نہ کروں۔ جب آنکھ بُری جگہ استعمال کرنے کا موقع آئے دِل میں فوراً یاد آ جائے کہ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کہ ''اس آنکھ سے بُری جگہ مت دیکھ'' وہ اللہ تعالیٰ کی یاد جو دِل کے اندر رچی ہوئی ہے وہ اس بُرائی سے روک دے گی۔ اسی طرح ہاتھ، پیٹ، شرمگاہ، پاؤں اور دیگر اعضاء کا معاملہ ہے۔ جب انسان کے دِل میں اللہ تعالیٰ کی یاد رچ جاتی ہے تو پھر انسان گناہوں سے رُک جاتا ہے، جب بھی کوئی گناہ کا موقع آتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ کی یاد گناہ سے روک دیتی ہے۔

خُلاصہ یہ ہے کہ ذکرُ اللہ گناہوں سے روکنے کا مؤثر ذریعہ ہے۔

② نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''جس کو شکر کرنے والا دِل مل جائے، ذکر کرنے والی زبان مل جائے اور صبر کرنے والا بدن مل جائے اور ایسی بیوی مل جائے جو اپنی جان کے معاملہ میں اور مال کے معاملہ میں خیانت نہ کرے تو اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائیاں اور دولت مل گئی''۔

[مجمع الزوائد 502/4 بحوالہ طبرانی]

③ ایک بزرگ فرماتے ہیں ''نعمتیں اتنی ہیں کہ تم اُن کا شکر ادا نہیں کر سکتے''۔ شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''ہر سانس جو اندر جاتا ہے آپ کو فرحت بخشتا ہے اور ہر سانس جو باہر نکلتا ہے آپ کی زندگی کی بقا کا سبب بنتا ہے گویا سانس کا اندر جانا بھی نعمت، سانس کا باہر نکلنا بھی نعمت ہے، ان دونوں نعمتوں کا تم شکر ادا کرنا شروع کر دو تو ان کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتے''۔ چہ جائے کہ لَا تُحْصُوْھَا نعمتیں جتنی بھی ہیں جو کہ شمار میں نہیں آ سکتیں ان کا تم شکر ادا کرو، پھر وہ بزرگ فرماتے ہیں کہ بفرضِ محال اگر تم نے ساری نعمتوں کا شکر ادا کیا،.....

بقیہ ص 22 پر

نبی کریم ﷺ کی خاص خصوصیّت

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

تسھیل و ترتیب : مولانا محمد طیّب صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا o ﴿الاحزاب:40﴾

’’(مسلمانو!) محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں، اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے‘‘۔

حق تعالیٰ جلّ شانہ نے اس آیت میں نبی کریم ﷺ کا ’’خاتم النبیّین‘‘ ہونا بیان فرمایا، جو حضور پُرنور ﷺ کے خاص فضائل اور خصائص میں سے ہے، یہ خاصیّت آپ ﷺ کے سوا اور کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ’’مجھے تمام انبیاء پر چھ چیزوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے

1 مجھ کو ایسے جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں کہ لفظ تو بہت کم ہیں اور معنیٰ بہت زیادہ۔
2 میری مدد اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمائی کہ دشمنوں کے دلوں میں میرا رُعب ڈال دیا۔
3 مالِ غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا (جو کہ) مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھا۔
4 تمام زمین میرے لئے سجدہ کی جگہ اور پاکی کا ذریعہ بنادی گئی۔ 5 مجھ کو تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا یعنی میری بعثت تمام عالَم (دُنیا) کے لئے ہے کسی خاص قوم کے لئے نہیں۔ 6 میں خاتم النبیّین ہوں مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

[بخاری و مسلم]

مطلب یہ ھے کہ ’’خاتم النبیّین‘‘ ہونا آپ ﷺ کی خاص خصوصیت اور فضیلت ہے، اب قیامت تک آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوّت عطا نہیں ہوگی، اس لئے کہ آپ ﷺ کا دین اور آپ ﷺ کی شریعت کامل ہے اور تمام گزشتہ ادیان اور شریعتوں کو منسوخ کرنے والی ہے، اب قیامت تک آپ ﷺ کی اُمّت کے علماء انبیائے بنی اسرائیل کی طرح آپ ﷺ کی شریعت سے عالَم (دُنیا) کی راہ نمائی کرتے رہیں گے۔

ختمِ نبوّت کی مثال: نبی کریم ﷺ نے ختمِ نبوّت کی فضیلت کو ایک مثال سے واضح فرمایا، چناں چہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ’’میری مثال اور گزشتہ پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے نہایت عمدہ مکان بنایا اور اس کو خوب آراستہ کیا مگر اس کے ایک کونہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی اور لوگ اس مکان کے اردگرد آکر ....

بقیہ صفحہ 21 پر

نبی کریم ﷺ کی ذات...

ایک کامل نمونہ

ازافادات: حضرت علامہ سیّد سلیمان ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ الخ ﴿الاحزاب:21﴾

''حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ) کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے، ہر اُس شخص کے لئے جو اللہ سے اور آخرت کے دِن سے اُمّید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذِکر کرتا ہو''۔

اگر آپ دولت مند ہیں تو مکّہ کے تاجر کی تقلید کیجئے۔ اگر غریب ہیں تو شعبِ ابی طالب کے قیدی اور مدینہ کے مہمان کی کیفیّت سنیے۔ اگر بادشاہ ہیں تو سلطانِ عرب کا حال پڑھیے۔ اگر رِعایا ہیں تو قریش کے محکوم کو ایک نظر دیکھیے۔ اگر فاتح ہیں تو بَدر و حُنَین کے سپہ سالار پر ایک نظر دوڑائیے۔ اگر آپ نے شکست کھائی ہے تو معرکۂ اُحد سے عبرت حاصل کیجئے۔ اگر آپ اُستاذ اور معلّم ہیں تو صُفّہ کی درسگاہ کے معلّم قدس (پاک) کو دیکھیے۔ اگر شاگرد ہیں تو روح الامین (جبریل علیہ السلام) کے سامنے بیٹھنے والے پر نظر جمائیے۔ اگر واعظ و ناصح ہیں تو مسجدِ مدینہ کے منبر پر کھڑے ہونے والے کی باتیں سُنیے۔ اگر تنہائی و بے کسی کے عالم میں حق کی دعوت کا فریضہ انجام دینا چاہتے ہیں تو مکّہ کے بے یار و مددگار نبی ﷺ کا اُسوۂ حسنہ آپ کے سامنے ہے۔ اگر آپ حق کی نُصرت کے بعد اپنے دُشمنوں کو زیر اور مخالفوں کو کمزور بنا چکے ہیں تو فاتحِ مکّہ کا نظّارہ کیجئے۔ اگر آپ اپنے کاروبار اور دُنیاوی جِدّ وجُہد کا نظم و نسق دُرست کرنا چاہتے ہیں تو بنونضیر، خیبر اور فدک کی زمینوں کے مالک کے کاروبار اور نظم و نسق کو دیکھیے۔ اگر آپ یتیم ہیں تو عبداللہ و آمنہ کے جگر گوشہ کو نہ بھولیے۔ اگر بچّے ہیں تو حلیمہ سعدیہ کے لاڈلے بچّے کو دیکھیے۔ اگر آپ جوان ہیں تو مکّہ کے چرواہے کی سیرت پڑھیے۔ اگر سفری کاروبار میں ہیں تو بُصریٰ (شام کا علاقہ) کے کاروانِ سالار کی مثالیں ڈھونڈیئے۔ اگر عدالت کے قاضی اور پنچایتوں کے ثالث ہیں تو کعبہ میں نورِ آفتاب سے پہلے داخل ہونے والے ثالث کو دیکھیے جو حجرِ اسود کو کعبہ کے ایک گوشے میں کھڑا کر رہا ہے، مدینہ میں کچّی مسجد کے صحن میں بیٹھنے والے مُنصف کو دیکھیے! جس کی نظرِ انصاف میں شاہ و گدا اور امیر و غریب سب برابر تھے۔ اگر آپ بیویوں کے شوہر ہیں تو خدیجہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مقدّس شوہر کی حیاتِ پاک کا مطالعہ کیجئے۔ اگر اولاد والے ہیں تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باپ اور حسن، حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نانا کا حال پوچھیے۔

غرض آپ جو کچھ بھی ہیں اور کسی حال میں بھی ہیں آپ کی زندگی کے لئے نمونہ، آپ کی سیرت کی دُرستگی واِصلاح کے لئے سامان، آپ کے ظُلمت خانے کے لئے ہدایت کا چراغ اور راہ نمائی کا نور محمد ﷺ کی سیرتِ پاک کے خزانے میں ہر وقت اور ہمہ دم مل سکتا ہے۔

نمازِ تہجّد... بے شمار برکات

مولانا محمد طیّب الیاس صاحب، لاہور

ساتویں اور آخری قسط

نمازِ تہجّد کی بے شمار برکات اور فوائد ہیں جیسا کہ آپ نے پچھلے شماروں میں اس کی برکات کو باحوالہ جان لیا، اب اس کی فہرست ملاحظہ کیجئے:

1 نمازِ تہجّد نیک لوگوں کی صفت ہے۔ 2 نمازِ تہجّد بہت سی خیر و بھلائی ملنے کا سبب ہے۔ 3 فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز "تہجّد کی نماز" ہے۔ 4 نمازِ تہجّد جنّت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہونے کا ذریعہ ہے۔ 5 نمازِ تہجّد جنّت کے محلّات کا مالک بناتی ہے۔ 6 نمازِ تہجّد انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلفِ صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی خاص عبادت ہے۔ 7 نمازِ تہجّد دل کی دواء ہے۔ 8 نمازِ تہجّد نفل عبادتوں میں افضل ترین عبادت ہے۔ 9 تہجّد کے وقت گریہ وزاری نصیب ہوتا ہے جس کا بہت ثواب ہے۔ 10 نمازِ تہجّد میں تلاوتِ قرآن کا موقع بھی ملتا ہے جس کا ثواب بے شمار ہے۔ 11 تہجّد گزار ربّ تعالیٰ کا محبوب بندہ ہے۔ 12 نمازِ تہجّد فضیلت والا عمل ہے۔ 13 نمازِ تہجّد پڑھنے والا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے۔ 14 نمازِ تہجّد پڑھنے والا ذکر کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے۔ 15 نمازِ تہجّد گناہوں سے آڑ بن جاتی ہے۔ 16 جمعہ کی طرح ہر رات میں بھی ایک قبولیت کی گھڑی ہوتی ہے جو نمازِ تہجّد کے لئے اُٹھتا ہے گویا وہ اس گھڑی کو پالیتا ہے۔ 17 نمازِ تہجّد بلاحساب جنّت میں داخلہ کا سبب ہے۔

18 نمازِ تہجّد پڑھنے والا بزرگ اور معزّز لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ 19 ایسے میاں بیوی جو نمازِ تہجّد کے لئے ایک دوسرے کو جگاتے ہیں اُن کو سرکارِ دوعالم ﷺ کی دُعا مل جاتی ہے کہ "اللہ پاک اُن پر رحم فرمائے"۔ 20 نمازِ تہجّد جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔ 21 نمازِ تہجّد بھلائیوں کا دروازہ کھولنے والا عمل ہے۔ 22 نمازِ تہجّد ایسا عمل ہے جس پر رشک کرنا جائز ہے۔ 23 نمازِ تہجّد بندہ کو اپنے ربّ کے قریب کرتی ہے۔ 24 نمازِ تہجّد مؤمن کی شان میں اضافہ کرتی ہے۔ 25 نمازِ تہجّد درجات کو بلند کرتی ہے۔ 26 نمازِ تہجّد کے ذریعہ شیطانی اثرات سے حفاظت ممکن ہوتی ہے۔ 27 نمازِ تہجّد فتنوں سے بچاتی ہے اور مال میں برکت لاتی ہے۔ 28 نمازِ تہجّد حوروں کا مہر ہے۔ 29 نمازِ تہجّد اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل ہے۔ 30 نمازِ تہجّد دنیا کی لذّت اور روح ہے۔ 31 نمازِ تہجّد پڑھنے والوں کے چہرے بارونق ہوتے ہیں۔ 32 اللہ تعالیٰ نمازِ تہجّد پڑھنے والے کا رُعب اور دبدبہ دوسروں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔ 33 نمازِ تہجّد قیامت کی سختی کو دور کرتی ہے۔ 34 نمازِ تہجّد پڑھنے والے کے عمل پر زمین گواہ ہو جاتی ہے۔ 35 نمازِ تہجّد روزِ قیامت نور ملنے کا ذریعہ ہے۔ 36 نمازِ تہجّد آنکھوں کی ٹھنڈک اور راحت کا سامان پیدا کرتی ہے۔

بس ذرا سی ہمّت اور کوشش کر کے نمازِ تہجّد پڑھیے اور ان برکات کو حاصل کیجئے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دیں۔ آمین ثم آمین

اصلاحی مجالس

اخذ و ترتیب
مولنا زین العابدین
صاحب، لاہور

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ شِفَاءُ الْعِیِّ السُّوَالُ [ابوداؤد]

''جہالت کی شفاء سوال کرنے میں ہے''۔

جہالت بیماری ہے | جو آدمی جاہل ہو، مسائل نہ جانتا ہو اس کی شفاء اس میں ہے کہ وہ علماء کرام سے سوال کرے تا کہ وہ دین کا حکم بتائیں، پھر یہ اس پر عمل کرے، جب یہ اس پر عمل کرے گا تب ہی اسے شفاء ملے گی، لیکن اگر عالم (جاننے کے باوجود) جواب نہ دے گا یا غلط دے گا تو وہ گناہ گار ہوگا۔ اس لئے اس عالم کو ٹھیک جواب دینا چاہئے تا کہ یہ اپنا علاج کر سکے۔ معلوم ہوا کہ جہالت بیماری ہے، اس کو دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عالم سے سوال کرے تا کہ وہ اس کی راہ نمائی کرے اور عالم ایسا جواب دے جس پر وہ عمل کرے۔ علم وہی معتبر ہوتا ہے جو عمل کا ذریعہ بنے اور اگر وہ عمل کرے گا تو اس بتانے والے کو بھی ثواب ملے گا۔ حدیث شریف میں ہے:

لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ [بخاری و مسلم]

''زانی زنا نہیں کرتا جب کہ وہ مؤمن ہو''۔

یعنی زانی زنا اس وقت کرتا ہے جب کہ ایمان نہ ہو۔ ایمان کا مطلب یہ ہے کہ عمل والا، علم والا اور نجات دینے والا ایمان ہو۔ اگر ایمان ہوگا یعنی اعلیٰ درجہ کا ''علم'' ہوگا تو پھر وہ زنا نہیں کرے گا۔ ایمان کے ہوتے ہوئے آدمی کبھی زنا نہیں کر سکتا اور ایمان سے کامل درجہ کا ایمان مراد ہے۔ قرآن پاک کی صفت ہے شِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ۔ ''کہ وہ (قرآن پاک) شفا ہے دل کی بیماری کے لئے''۔ ﴿یونس:57﴾

آدمی کی بیماری دو قسم کی ہیں | 1 جسم کی بیماری۔ 2 دل کی بیماری۔ جسم کی بیماری چھوٹی بیماری ہے جو کہ موت سے ختم ہو جاتی ہے اور دل کی بیماری (بڑی بیماری ہے جو کہ) موت کے بعد بھی باقی رہتی ہے اور یہ قبر میں بھی ساتھ چلی جاتی ہے حتیٰ کہ دوزخ میں بھی لے جاتی ہے اور اگر نعوذ باللہ کفر ہے یعنی کفر کی حالت میں مرا تو کبھی نجات نہیں ملے گی۔

دل کی بیماریاں | دل کی بڑی بیماری ''کفر'' ہے، اور دل کی چھوٹی بیماری ''گناہ'' ہے۔ گناہ سے بھی عذاب ہو سکتا ہے، چاہے تھوڑے عرصہ کے لئے ہو یا زیادہ عرصہ کے لئے ہو، غرض جیسا گناہ ہوگا ویسا ہی عذاب ہوگا۔

مسئلہ نہ پوچھنا غلطی ہے | بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسئلہ نہ پوچھو کیوں کہ پوچھ لیا تو عمل کرنا پڑے گا اور اگر عمل نہ کیا تو گناہ ہوگا، یہ غلط ہے۔ مسئلہ نہیں پوچھا تو دو جرم ہیں: پہلا جرم یہ کہ مسئلہ نہیں پوچھا اور دوسرا جرم یہ کہ عمل نہیں کیا۔ مسئلہ پوچھ لیا (اور پھر پوچھنے کے بعد) عمل نہ کیا تو صرف ایک گناہ ہوگا اور (نہ پوچھنے کا) گناہ ختم ہو جائے گا۔ مسائل پوچھ پوچھ کر تو آدمی عمل کرتا ہے اگر مسائل ہی نہ پوچھے گا تو

عمل کیسے کرے گا؟

علم حاصل کرنے کا طریقہ علم کتابیں پڑھنے سے بھی آتا ہے اور کسی سے پوچھنے سے بھی آتا ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتابیں تو نہیں پڑھتے تھے لیکن نبی علیہ السلام سے پوچھتے رہتے تھے، تو پوچھنے سے بھی علم حاصل ہو جاتا ہے۔

دین کی تعلیم دنیا میں بھی کام آئے گی کیوں کہ اگر عمل کرے گا تو دنیا میں بھی سکون ہوگا اور اس کا وہ عمل قبر میں بھی کام آئے گا اور جنّت میں بھی حتیٰ کہ آخرت کی ہمیشہ کی زندگی میں کام آئے گا۔

علم پر عمل ضروری ہے جب علم پر عمل ہی نہ کیا تو علم حاصل کرنے کا کیا فائدہ؟ اس لئے علم ایسا ہونا چاہئے جو ہمیں گناہوں سے بچائے، اگر اس علم کے ذریعہ گناہوں سے نہ بچا تو اس علم کو حاصل کرنے کا کیا فائدہ؟ جاننا تو یہ ہے کہ وہ علم یہ بتائے کہ عذاب ہوگا، تکلیف ہوگی، جہنّم میں جلنا پڑے گا، جب یہ چیزیں پیدا ہوں گی تو وہ علم شریعت میں معتبر ہوگا ورنہ اس علم کو شریعت ''علم'' نہیں کہتی۔ وہ علم ہی کیا جس کے ساتھ گناہ کرتا رہا اور اس نے گناہ سے نہ بچایا، ایسا علم کمزور علم ہے جو کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

فضول سوالات سے بچنا چاہئے فضول سوال ہرگز نہیں کرنے چاہئیں۔ حدیث شریف میں ہے: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَا لَا یَعْنِیْهِ ''اسلام کی خوبی یہ ہے کہ فضولیات سے بچے''۔ [ترمذی]

◉ ایک آدمی نے کسی عالم سے پوچھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا کیا حال ہوا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ''خدا کے بندے! تم سے (قبر میں) یہ نہیں پوچھا جائے گا بلکہ تم سے تو نماز و روزہ کے بارے میں سوال کیا جائے گا''۔ اس لئے آدمی فضول سوالوں سے بچے۔

◉ کسی عالم سے یا کسی شیخ سے دنیا کی باتیں نہ پوچھیں بلکہ ان سے دین کی باتیں پوچھنی چاہئیں۔ علماء کرام سے دنیا کی باتیں پوچھنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی سُنار کے پاس کُھرپہ (مٹی کھودنے کا آلہ) لے جائے کہ اسے ٹھیک کر دو، حالاں کہ سُنار تو سونے کے زیور بناتا ہے جو لاکھوں روپے کا ذریعہ ہوتے ہیں، علماء کرام تو آخرت کی باتیں بتاتے ہیں جو لاکھوں، کروڑوں کی ہیں، اور چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی دنیا کی تمام دولتوں سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کیجئے، عبادت کیجئے، نفل پڑھیے، تسبیحات کیجئے، ایک دفعہ **سُبْحَانَ اللّٰہِ** کہنا جس کو اللہ تعالیٰ قبول فرمالیں تمام دنیا کی دولتوں سے بہتر ہے۔

تو بہر حال مسئلہ معلوم نہ ہو تو علماء کرام سے معلوم کیجئے اور اس پر عمل کیجئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دیں۔ آمین

بسنت کی حقیقت یہ ہے کہ حقیقت رائے نامی شخص جو باکھل پوری سیالکوٹ کے ہندو کا لڑکا تھا، اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کیے۔ اس جُرم پر حقیقت رائے نامی ہندو کو گرفتار کر کے عدالتی کاروائی کے لئے لاہور بھیجا گیا۔ اس واقعہ سے پنجاب کی غیر مسلم آبادی کو دھچکا لگا۔ کچھ ہندو افسر زکریا خان (اس وقت کے پنجاب کے گورنر) کے پاس گئے کہ حقیقت رائے کو معاف کر دیا جائے۔ مگر زکریا خان نے کوئی سفارش نہ سُنی اور سزائے موت کے حکم پر نظرِ ثانی سے انکار کر دیا۔ چناں چہ اس مجرم کو پہلے ایک ستون سے باندھ کر کوڑوں کی سزا دی گئی پھر اس کی گردن اُڑا دی گئی۔ حقیقت رائے کی یادگار کوٹ خواجہ سعید (کھوجے شاہی) لاہور میں ہے، جہاں ہندو رئیس کالو رام نے بسنت میلے کا آغاز کیا۔ جس کی یادگار اب بھی اسی علاقہ میں قبرستان کے ساتھ موجود ہے۔ پنجاب کا بسنت میلہ اسی حقیقت رائے (نامی گستاخِ رسول شخص) کی یاد میں منایا جاتا ہے۔

مدیر
ماہ نامہ علم وعمل
لاہور

گستاخِ رسول کو تو فوری سزائے موت جاری کرنی چاہیئے نہ یہ کہ پروٹوکول دے کر محفوظ کر لیا جائے۔ غیرتِ ایمانی کا ثبوت ہونا چاہیئے۔ لہٰذا ہمارے ملک میں ایسوں کو سزا نہ دینا بڑے جرم کے ساتھ ساتھ بہت بڑی بزدلی بھی ہے اور ہمارا بسنت منانا بھی اِس حوالہ سے بہت بڑا جرم بنتا ہے۔

بسنت میں پائے جانے والے گناہ: (1) کسی درجہ میں گستاخوں کی فہرست میں بھی شامل ہوتے ہیں۔ (2) فضول خرچی کا گناہ بھی پایا جاتا ہے۔ (3) پتنگ کے پیچھے دوڑنے کا حکم فقہاء کرام کے ہاں وہی ہے جو کبوتر کے پیچھے دوڑنے کا ہے جو کہ ناجائز ہے۔ (4) دوسروں کی پتنگ لوٹنا بھی جائز نہیں۔ لوٹنے کی وعید احادیث میں آئی ہے۔ (5) دوسروں کو نقصان پہنچانے کی نیت وارادہ بھی کیا جاتا ہے، دوسروں کی تذلیل بھی کی جاتی ہے، ’’بوکاٹا‘‘ کے نعرے بھی کسے جاتے ہیں، یہ سب ناجائز باتیں ہیں۔ (6) پھر بعض جگہ بے پردگی کا گناہ بھی پایا جاتا ہے۔ (7) پھر جان کا نقصان بھی رہتا ہے۔ (8) میلوں میں شرکت کی جاتی ہے۔ (9) نماز باجماعت کیا پڑھنی بہت سی نمازیں پتنگوں کی خاطر قضا کر دی جاتی ہیں جو کہ فسق وفجور کے درجہ میں بڑا گناہ ہے۔ ان تمام وجوہات کی بناء پر فقہاء کرام اور مفتیانِ عظام نے پتنگ اُڑانا، لوٹنا، ڈور لوٹنا بیچنا، خریدنا سب ناجائز قرار دیا ہے۔ اس پیشہ سے تعلّق رکھنے والے حضرات کے لئے ضروری ہے کہ کوئی دوسرا جائز پیشہ اختیار کریں اور اس پیشہ سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور اس پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق دیں آمین ثُمَّ آمین

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلٰی خَیرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِینَ

غصّہ اور تکبّر سے بچنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ماتھے پر بل نہ پڑیں۔ (مدیر)

کشکول

قارئین کرام کے مراسلات سے مزین

درود شریف میں کوتاہی کی تلافی | نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا حق العبد وحق اللہ سے مرکّب ہے، لہٰذا اس میں کوتاہی کرنے کا گناہ صرف توبہ سے معاف نہ ہوگا کیوں کہ یہ حق العبد بھی ہے بلکہ اس کی تلافی توبہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کو خوش کرنے سے ہوگی۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ کوتاہی ہوجانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے توبہ بھی کرے (کہ حق اللہ ہے) اور آئندہ درود کی خوب کثرت کرے یہاں تک کہ دل گواہی دے کہ نبی کریم ﷺ خوش ہوگئے ہوں گے۔

(از افادات: حکیم الاُمّت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ وعظ: "عصم الصنوف" فضائلِ صوم وصلوٰۃ ص:488)

مرسلہ: محمد عبداللہ، لاہور

تاریخ کا سنہری دور | حقیقت میں رسول اللہ ﷺ نے نبوّت کی کُنجی (چابی) انسانی فطرت کے قُفل (تالے) پر رکھ دی تھی، بس وہ کھل گیا اور اس کے تمام خزانے، عجائبات، طاقتیں اور کمالات دنیا کے سامنے آگئے، آپ ﷺ نے جاہلیت کی شہہ رگ کاٹ دی اور اس کے طلسم (جادو اور زور) کو پاش پاش کردیا، آپ ﷺ نے سرکش اور ضدّی دنیا کو خدا کی طاقت سے مجبور کردیا کہ زندگی کی ایک نئی شاہراہ پر گامزن ہو اور تاریخ میں انسانیت کے ایک بالکل نئے دور کا آغاز کرے، یہ وہ اسلامی دور ہے جو تاریخ کی پیشانی پر ہمیشہ دمکتا رہے گا۔

(از افادات: مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ، اسلامی دنیا میں مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر ص:131)

مرسلہ: اُمّ قانتہ، لاہور

نعتِ رسول ﷺ

دیکھا ہے جس نے چہرہ، زیبا حضور ﷺ کا
آنکھوں میں اس کی بس گیا جلوہ حضور ﷺ کا
چاہو فلاح و خیر تو اپنالو دوستو!
جاتا ہے سمتِ خُلد کی رستا حضور ﷺ کا
حق نے میرے حضور ﷺ کو کوثر عطا کیا
اللہ رے یہ شان یہ رُتبا حضور ﷺ کا
فیضانِ مصطفیٰ سے دوعالم ہیں فیض یاب
پھیلا ہے نور دھر میں ہرجا حضور ﷺ کا
عالؔم مجھے ہو غم بھلا محشر کا کس لئے
شکرِ خدا کہ مجھ پر ہے سایہ حضور ﷺ کا

کلام: عالؔم لاہوری

شرفِ زوجیّت: جنّت میں نبی کریم ﷺ کی شادی دُنیا کی تین عورتوں سے ہوگی:۔

1 حضرت مریم بنتِ عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ)

2 حضرت آسیہ بنتِ مزاحم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (فرعون کی بیوی)

3 حضرت کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ) [حاشیہ تفسیر جلالین 327/2]

مرسلہ: محمد ندیم، شیخوپورہ

تکبیرِ اولیٰ کی اہمیت وفضیلت

مولانا محمد ساجد حسن مظاہری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''اپنے ربّ کی بخشش اور جنّت کی طرف دوڑ کر چلو جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے''۔ ﴿آلِ عمران:133﴾

اس آیتِ مبارکہ میں ''مغفرت... بخشش'' سے کیا مراد ہے؟ مختلف تفسیریں منقول ہیں، لیکن حضرت انس بن مالک اور سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس سے مراد ''تکبیرِ اولیٰ'' لیتے ہیں، اب مطلب ہوا کہ تکبیرِ اولیٰ کا اہتمام کرو''۔

[تفسیرِ کبیر 364/3]

1 **حدیث:** جو شخص چالیس دن اور چالیس رات جماعت کے ساتھ تکبیرِ اولیٰ کو پاتے ہوئے نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے لئے جہنم سے برأت (آزادی) لکھ دے۔

[طبرانی فی الکبیر 962/18]

2 **حدیث:** جس شخص نے چالیس دن تک تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ نماز ادا کی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو قسم کی برأت (آزادیاں) لکھ دیتے ہیں: 1 جہنّم سے برأت۔ 2 نفاق سے برأت۔ [ترمذی، باب فضل التکبیرۃ الاولیٰ 33/1]

3 **حدیث:** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ''ہر چیز کا ایک خلاصہ ہوا کرتا ہے اور ایمان کا خلاصہ نماز ہے اور نماز کا خلاصہ (قیمتی جوہر) تکبیرِ اولیٰ ہے''۔ [الکامل لابنِ عدی 174/3]

4 **حدیث:** امام کے ساتھ تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنا ایک ہزار اونٹ راہِ خدا میں صدقہ کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

[کنز العمّال 169/9، ح:19649]

5 **حدیث:** بلاشبہ ہر چیز کی ایک ابتداء ہے اور نماز کی ابتداء تکبیرِ اولیٰ ہے لہٰذا تم تکبیرِ اولیٰ کی پابندی کرو۔ [تلخیص الحبیر 522/2 بحوالہ مصنف ابنِ ابی شیبہ]

تکبیرِ اولیٰ سے مراد

1 جو پہلی رکعت میں مل گیا اس کو تکبیرِ اولیٰ کا ثواب مل جاتا ہے۔

[فتاویٰ ھندیہ 76/1]

2 سورۂ فاتحہ کے اختتام پر جو آمین کہی جاتی ہے اس میں شرکت سے بھی تکبیرِ اولیٰ کا ثواب مل جاتا ہے۔ 3 امام کی قرأت شروع ہونے سے پہلے پہلے نماز میں شریک ہو جائے تو تکبیرِ اولیٰ میں شمار ہوگا۔ 4 تکبیرِ اولیٰ سے مراد یہ ہے کہ امام جب پہلی مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر نماز شروع کر دے تو مقتدی بھی اس وقت نماز میں شریک ہو جائے۔ علمائے اُمّت کے عمل سے چوتھا قول راجح معلوم ہوتا ہے کیوں کہ جس نے اِمام کے ساتھ تکبیرِ تحریمہ میں شرکت کر لی وہ ان تمام اقوال پر عمل کرنے والا ہو گیا۔

تکبیرِ اولیٰ کی پابندی...چند واقعات

1 دارالعلوم دیوبند کے جلسۂ دستار بندی

میں جب حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے تو غالباً عصر کی نماز میں ایسا اتفاق پیش آیا کہ مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ نماز پڑھانے کے لئے مصلیٰ پر کھڑے ہوئے، مخلوق کے ازدحام اور مصافحہ کی کثرت کی وجہ سے باوجود جلدی کے جس وقت آپ جماعت میں شریک ہوئے تو قرأت شروع ہو چکی تھی، سلام پھیرنے کے بعد دیکھا گیا تو آپ اداس تھے، چہرہ بُجھا بُجھا سا تھا اور آپ نے رنجیدہ ہو کر فرمایا کہ افسوس! بائیس برس کے بعد آج تکبیرِ اولیٰ فوت ہو گئی۔

(تذکرۃ الرشید 16/2)

2 حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا انتقال ہوا، جنازہ تیار تھا، وسیع میدان، انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر، یکا یک ایک آدمی آگے بڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ حضرت نے مجھے وصیّت کی تھی کہ میرا جنازہ وہ شخص پڑھائے جس میں چار خوبیاں ہوں:

1 زندگی بھر اس کی تکبیرِ اولیٰ فوت نہ ہوئی ہو۔
2 اس کی تہجد کی نماز کبھی قضاء نہ ہوئی ہو۔
3 اس نے غیر محرم پر کبھی نظر نہ ڈالی ہو۔
4 اس نے عصر کی سنّتیں کبھی نہ چھوڑی ہو۔

یہ بات سن کر مجمع میں سنّاٹا چھا گیا...کون ہے جو قدم آگے بڑھائے اور جنازہ پڑھائے؟ اسی دوران ایک شخص روتا ہوا آگے بڑھا، حضرت بختیار کاکی رحمہ اللہ تعالیٰ کے جنازہ کے قریب آیا، جنازہ سے چادر ہٹائی اور کہا: آپ تو فوت ہو گئے مجھے رُسوا کر دیا اور مجمع کے سامنے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر قسم کھائی کہ **اَلْحَمْدُلِلّٰہِ!** میرے اندر یہ چاروں خوبیاں موجود ہیں، لوگوں نے دیکھا تو وہ شخص بادشاہِ وقت ''شمس الدین التمش رحمہ اللہ تعالیٰ'' تھا۔ (تاریخ ہند ص:34)

3 حضرت وکیع بن الجراح رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اَعمش رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے کہ ان کی عمر تقریباً ستر سال تھی اور اس ستر سالہ دورِ زندگی میں کبھی ان کی تکبیرِ اولیٰ فوت نہیں ہوئی تھی۔ (سیر الاعلام النبلاء 228/6)

آدمی کے نزدیک جس چیز کی قدر و قیمت ہوتی ہے وہ اسی میں مشغول ہوتا ہے، اس مقصد کو حاصل کرنے پر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے فوت ہونے پر وہ غم زدہ ہوتا ہے۔ ہمارے اکابر اسلاف کے نزدیک دین اور آخرت کے اعمال ہی سب کچھ تھے، اسی کو پا کر وہ خوش ہوتے اور فوت ہونے پر یا تاخیر ہونے پر غم زدہ ہوتے تھے۔ جب کہ ہماری جماعت فوت ہو جائے یا چند رکعات نکل جائیں تو ہمیں افسوس تک نہیں ہوتا جب کہ ہمارے اسلاف ایک تکبیرِ اولیٰ فوت ہونے پر تین دِن اور جماعت فوت ہونے پر سات دِن غم زدہ رہتے تھے۔

(احیاء العلوم 135/1)

اضافہ و ترتیب
مولانا محمد طیّب الیاس صاحب، لاہور

تکالیف و پریشانیوں میں مصلحتیں

مرسلہ: جناب محمد راشد صاحب، ڈیرہ اسماعیل خان

تکالیف و پریشانیاں طبعاً ناگوار ہوتی ہیں۔ لیکن ان میں پوشیدہ حکمتوں پر انسان کی نظر نہیں ہوتی۔ زیرِ نظر حضرت مولانا ابرار الحق صاحب ہردوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات میں تکالیف کی بعض حکمتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (مرتّب)

(1) **فرمایا** حالات ناموافق آزمائش کے لئے ہوتے ہیں۔ امتحان سے مقصود کبھی اس کے حالات کا اندازہ لینا ہوتا ہے اور کبھی جانتے ہوئے بھی امتحان لیتے ہیں تاکہ دوسروں پر اس کا مقام ظاہر ہو کہ ہمارے بندے ایسے بھی ہیں جو مصائب میں بھی ہماری بندگی پر قائم رہتے ہیں۔ حلوہ کھا کر دوست بننے والے بہت ہیں مگر جو لڑکا باپ کی ڈانٹ کھا کر بھی نہ بھاگے وہ لائق ہے۔ حق تعالیٰ امتحان لیتے ہیں اور امتحان میں پاس ہونے کی تدبیر بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کوئی رنج کی بات محسوس ہو تو یہ پڑھو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ اس میں تسلی دی گئی ہے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کے مملوک ہیں اور مالک کو اپنے مملوک پر ہر قسم کی تبدیلی کا حق حاصل ہوتا ہے۔ (مجالسِ ابرار ص 135/2)

(2) **فرمایا** اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوئی ناشکری سے گر گیا اور کوئی بے صبری سے گر گیا، ناشکری سے نعمت چھین لی جاتی ہے، جس طرح حکومت کا بڑا افسر ہو اور اگر ڈیوٹی انجام نہ دے تو معطل ہوگا اور بنگلہ و کار وغیرہ سب چھین لیا جائے گا جب کہ شکر پر ترقّی کا وعدہ ہے۔

(مجالس ابرار 63/2)

(3) **فرمایا** حدیث شریف میں ہے جب کوئی چیز لی جائے تو یہ سوچے کہ عطا کی فہرست کتنی لمبی ہے۔ فرمایا ایک بڑے میاں ہمارے جونپور کے سفر میں ساتھ تھے، اُن کا ایک لوٹا گم ہوگیا، میں نے ان کی پریشانی دیکھ کر عرض کیا کہ میں ایک بات بتاؤں وہ یہ کہ ''شکر ادا کیجئے کہ اس سے اہم کوئی چیز نہیں گم ہوئی''۔ کہنے لگے بے شک ہمارے ساتھ مقدمات کے کاغذات تھے اور میں مقدمہ کی تاریخ میں پیشی کے لئے جا رہا ہوں، اگر یہ کاغذات گم ہو جاتے تو کیا ہوتا اور کہنے لگے آپ کے اس مضمون سے مجھے بڑی تسلی ہوئی۔ (مجالس ابرار، ج:2)

(4) **فرمایا** صحت کی دعا کرتے رہنا چاہئے لیکن جب بیماری آجائے تو اس کو بھی اپنے لئے خیر سمجھے۔ گناہوں کا کفّارہ ہو جاتا ہے اور عاجزی و تواضع پیدا ہوتی ہے اور تکوینی طور پر ڈاکٹر کی روزی، ٹیکسی والوں کی روزی، تیمارداروں کو ثواب اور دواخانوں کا نفع اور نجانے کیا کیا حکمتیں ہیں۔ بالخصوص جب مقتدائے دین اور مشائخ بیمار ہوتے ہیں تو وہ ضعفاء اور کم ہمت جو دین کے کنویں تک نہیں جا سکتے ہیں تو بیماری کی راہ سے کنواں وہاں تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

(مجالسِ ابرار 53/2)

اور یقیناً (اے پیغمبر!) آپ اَخلاق کے اعلیٰ درجہ پر ہیں۔ ﴿القلم:4﴾

درود ابراہیمی (نماز والے درود) میں ابراہیم علیہ السلام ہی کا ذکر کیوں ہے؟

مرسلہ: قاضی زبیر احمد صاحب، لاہور

سوال: درودِ ابراہیمی (نماز والے درود) میں اور پیغمبروں کا ذکر نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کا ذکر کیوں ہے؟ علمائے کرام نے اس کے چند جوابات ذکر فرمائے ہیں:

1 پہلا جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام اُولوالعزم (بڑے درجہ کے) پیغمبروں میں سے ہیں۔

2 دوسرا جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبۃ اللہ کے بانی ہیں۔

3 تیسرا جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام خود نبی کریم ﷺ کے جدِّ اعلیٰ ہیں۔

4 چوتھا جواب: نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کی اُمّت کو حضرت ابراہیم کے اصولِ دین کی پیروی کرنے اور ان کی سُنن کی پابندی کرنے کا حکم ہوا ہے۔[حاشیہ کنز الآثار ص:114] صاحبِ مدارج النبوۃ نے مزید یہ لکھا ہے کہ

5 پانچواں جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی: وَاجۡعَلۡ لِّیۡ لِسَانَ صِدۡقٍ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ ۝ ﴿الشعراء:84﴾ ”الٰہی! مجھے میرے بعد کے آنے والے نیکی سے یاد کریں“۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی، اس لئے ہمیں حکم ہے کہ ہم درود میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یاد کریں۔

6 چھٹا جواب: جب ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو دُعا کی ”الٰہی! جو شخص نبی آخر الزماں ﷺ کی اُمّت سے بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے دو رکعتیں ادا کرے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما“۔ اس پر حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہما السلام نے کہا ”آمین“ اس لئے اُمّتِ محمدیہ ﷺ کو یہ ارشاد ہوا کہ تم بھی ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم کا پانچ وقت نمازوں میں نام لو تاکہ اس احسان کا بدلہ ہو جو انہوں نے تمہارے ساتھ خانہ کعبہ کی تعمیر کے بعد کیا۔

حکیم الاُمّت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ”زاد السعید ص 11“ پر چند مزید نکات تحریر فرمائے ہیں:

7 ساتواں جواب: نبی کریم ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کا طرز بہت ملتا ہے۔

8 آٹھواں جواب: یہ کہ شبِ معراج میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا تھا کہ اپنی اُمّت کو میرا سلام کہنا۔

9 نواں جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس اُمّت کے حال پر نہایت شفقت فرمائی تھی کہ نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کی دعا فرمائی تھی: رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ الآیۃ۔ ﴿البقرۃ:129﴾

لٰہذا انہی وجوہات کی وجہ سے درودِ ابراہیمی (نماز والے درود) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موٹر سائیکل

کے فائدے، نقصانات، احتیاطیں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سواریوں کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ "ایسی سواریاں بھی ہم بنائیں گے جو تم نہیں جانتے"۔ ﴿النحل:8﴾ معلوم ہوا کہ قیامت تک ہر دور میں نئی سے نئی سواریاں بنتی رہیں گی۔ اس وقت کی ایک سواری "موٹر سائیکل" ہے۔ موٹر سائیکل ہمارے ملک میں بہت زیادہ استعمال ہونے والی سواری ہے۔ بلاشبہ موٹر سائیکل ایک نعمت ہے جسے حاصل ہوا سے شکر ادا کرنا چاہیے۔ مگر اس کے فائدے بھی ہیں اور نقصانات بھی ہیں اور اس کے استعمال میں احتیاط بھی بہت کرنی پڑتی ہے

(سائیکل کو جدید عربی میں دَرَّاجَة کہتے ہیں اور موٹر سائیکل کو دَرَّاجَة نَارِيَّة جب کہ اسکوٹر کو دَرَّاجَة بُخَارِيَّة کہتے ہیں)

فائدے: (1) کم مالی گنجائش والے حضرات بھی اسے خرید لیتے ہیں۔ (2) رش اور بھیڑ میں بہت فائدہ محسوس ہوتا ہے۔ (3) کم خرچ سواری ہے یعنی پیٹرول کم خرچ ہوتا ہے کہ بعض موٹر سائیکل ایک لیٹر میں پچاس سے زائد کلو میٹر فاصلہ طے کر لیتے ہیں۔ (4) اس کی حفاظت آسان ہوتی ہے، اس کے اخراجات کم ہی ہوتے ہیں۔ (موبل آئل اور پارٹس وغیرہ) (5) شہروں میں خاص کر اس سے وقت بہت بچتا ہے کہ بندہ کو ایک سے زیادہ مرتبہ بھی جانا پڑے تو جلدی سے باہر سے چیزیں خرید لاتا ہے۔ گاڑی ہو تو موڑنا، رش میں چلانا اور نکالنا مشکل ہوتا ہے۔

نقصانات: موٹر سائیکل کے کچھ نقصانات بھی ہیں: مثلاً (1) دو پہیہ سواری ہے گرنے، پھسلنے کے اِمکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ (2) دوسری سواریوں کی بہ نسبت اس کے حادثات زیادہ ہوتے ہیں۔ (3) دھواں، گرد و غبار خوب کھانے کو ملتا ہے (4) اس سے سانس وغیرہ کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یا بڑھ جاتی ہیں۔ (5) اس میں حفاظت کم ہے نیز موٹر سائیکل میں آواز اور ہوا وغیرہ کے دباؤ کی وجہ سے کسی سے بات اور میٹنگ نہیں کر سکتے جب کہ گاڑی ہو تو پُرسکون ماحول میں چار پانچ آدمی بات چیت بھی کر سکتے ہیں، مٹی اور دھویں سے بھی بچ سکتے ہیں اور آج کل گاڑی کا سی این جی کی وجہ سے موٹر سائیکل کے پیٹرول کے برابر ہی تقریباً خرچہ ہوتا ہے پھر بھی موٹر سائیکل کی بہ نسبت چھوٹی گاڑی ہو تو زیادہ بہتر اور بہت فائدے ہیں۔

از مدیر
ماہنامہ علم و عمل
لاہور

احتیاطیں: موٹرسائیکل احتیاط طلب سواری ہے۔خصوصاً آج کل کے نوجوان جس طریقہ سے چلاتے ہیں۔اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔

موٹرسائیکل کی چند احتیاطیں ہمیشہ مدّنظر رکھیے

1 سب دُعائیں پڑھ کر چلایئے۔ 2 بہت زیادہ تیز نہ چلایئے۔ 3 بائیں طرف رہ کر چلایئے خصوصاً بڑی سڑکوں پر یک دم دائیں طرف چلے جاتے ہیں یہ انتہائی بڑی غلطی ہوتی ہے۔اس سے بہت سے حادثات ہوتے ہیں اور بڑی گاڑی کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ادھر بڑی گاڑی رکھنے والوں کو بھی چاہیے کہ موٹرسائیکل والوں کا خیال رکھیں انھیں گھٹیا اور اپنے آپ کو بڑھیا کبھی نہ سمجھیں اور انھیں سائیڈ بھی نہ ماریں وغیرہ۔ 4 ون ویلنگ ہرگز نہ کیجئے یہ گناہ ہے۔ 5 لیٹ کر موٹرسائیکل نہ چلایئے۔ 6 زِک زیک کی طرح دائیں بائیں غلط حرکت کرتے ہوئے بھی کبھی نہ چلایئے۔ 7 سلینسر کی آواز بڑھا کر نہ چلایئے، یہ سب گناہ کی باتیں ہیں دورانِ گناہ گر کر مر گئے تو خودکشی کا گناہ بھی ہوسکتا ہے۔ 8 موت کے کنویں میں چلانا تو حرام ہے۔ 9 غیرمحرم کو ساتھ بٹھا کر نہ چلایئے مجبوری ہو تو فاصلہ پر بٹھلایئے یعنی محسوس نہ ہو۔ 10 ریس نہ لگایئے۔ 11 خطرہ کی جگہ مثلاً فٹ پاتھ وغیرہ پر نہ چلایئے۔ 12 ایسے طریقہ سے نہ چلایئے کہ کسی کو تکلیف ہو۔ 13 کسی گاڑی وغیرہ کے آگے لاکر کھڑا نہ کیجئے۔ 14 ہیلمٹ کی پابندی کیجئے۔ 15 موٹرسائیکل پر ہینڈ فری بھی نہ لگایئے۔ 16 اشارہ دیئے بغیر دائیں، بائیں نہ مُڑیے۔ 17 موٹرسائیکل کے دائیں، بائیں بڑی چیزیں لٹکانے سے گریز کیجئے۔ 18 پیادہ لوگوں بالخصوص سڑک پار کرنے والی خواتین اور بچّوں، بچّیوں کو تنگ نہ کیجئے۔ 19 بلاوجہ ہارن نہ بجایئے۔ 20 بلاوجہ تیز ریس نہ دیجئے۔ 21 لائیٹیں، ہارن، بریکیں پیچھے دیکھنے والے شیشے دُرست رکھیے۔ 22 موٹرسائیکل کو غلط پارک نہ کیجئے۔ 23 سواری کو صاف رکھیے۔ 24 اتنا پیٹرول اس میں موجود ہو کہ بندہ نے جہاں جانا ہو وہاں پہنچ تو سکے، یہ نہ ہو کہ موٹرسائیکل اُلٹا کرکے چند قطرے تیل کے استعمال کرنے پڑیں۔ 25 سڑکوں پر اشارات پر رُکیے، نہ رُکنے سے بڑا حادثہ بھی ہوسکتا ہے اور قانوناً جرم بھی ہے۔

تبصرہ و تعارف

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ o نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّینَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزوَاجِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَاَتبَاعِہٖ اَ جمَعِینَ۔

نام کتاب: نظامِ تربیت صفحات: 230۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ حبیبیہ مدنیہ، جامعہ حبیبیہ تعلیم القرآن P-797، 66فٹا بازار، منصور آباد، فیصل آباد۔

زیرِ تبصرہ ''نظامِ تربیت'' نامی کتاب خوب صورت ٹائٹل کے ساتھ موٹی لکھائی میں ماشاءاللہ تعالیٰ دیدہ زیب اور اپنے نام کی عکاسی وترجمانی کرتی ہے۔ اس کتاب میں موٹے موٹے بہت ایسے مسائل آسان انداز میں جمع کیے گئے ہیں تاکہ طلباء کرام کو یاد کرنے میں آسانی رہے اور آخر میں طریقۂ عمل اور مدّتِ عمل لکھ کر اس کتاب کی افادیت واہمیّت کو دوبالا کردیا ہے۔

اللہ تعالیٰ شرفِ قبولیت سے نوازیں۔ آمِینَ

ثُمَّ آمِینَ یَارَبَّ العٰلَمِینَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیرِ خَلقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَاَتبَاعِہٖ اَجمَعِینَ۔

تبصرہ نگار: **مدیر ماہ نامہ علم وعمل، لاہور**

تعارف: علیکم بسنتی
(میری سُنّت کو لازم پکڑو)

تالیف: حضرت مولٰنا مفتی عبدالحکیم سکھروی رحمہ اللہ تعالیٰ

اللہ ربّ العزّت کا ارشاد ہے:

قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللّٰہُ وَیَغفِر لَکُم ذُنُوبَکُم۔ ﴿آل عمران: 31﴾

''اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابع داری کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبّت فرمائیں گے اور تمہارے گناہ معاف کردیں گے''۔

ارشاد فرمایا: **لَقَد کَانَ لَکُم فِی رَسُولِ اللّٰہِ اُسوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔** ﴿الاحزاب: 21﴾

''حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے''۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے میری سنّت سے محبّت کی وہ میرے ساتھ جنّت میں ہوگا''۔ [ترمذی]

اور فرمایا: ''جس نے میری اُمّت میں فساد کے وقت ایک سُنّت اختیار کی اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے''۔ [بیہقی، کتاب الزّھد]

اِن آیات و احادیث سے سُنّتِ رسول اللہ ﷺ کی اہمیّت معلوم ہوئی۔

حضرت مفتی صاحب کا یہ رسالہ سنّتوں کے بارے میں مقبولِ عام ہے۔ جس میں بہت سی سنّتیں ذکر فرمائی گئی ہیں، اور پھر رسالہ کا نام بھی ایسا ہے جو ہمیں سنّتوں کے اختیار کرنے پر آمادہ کررہا ہے۔ اس لئے ہر فرد کو اس رسالہ کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے اور اس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہمارا ہر عمل پیارے آقا ﷺ کی پیاری اداؤں کے مطابق ہوجائے۔

تبصرۂ نگار: **ابو ناجیہ، لاہور**

ارشاداتِ اکابر

30

مولٰنا محمد عمر فاروق صاحب، لاہور

قول پر فعل کا بڑھ جانا حضرت ابوعلی رودباری رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ’’فعل پر قول کا بڑھ جانا نقصان اور عیب کی بات ہے اور قول پر فعل کا بڑھ جانا اچھی بات ہے۔‘‘ یعنی عمل کے مقابلہ میں زیادہ باتیں کرنا ناقص ہونے کی دلیل ہے اور باتوں کے مقابلہ میں عمل کا زیادہ ہونا عزّت و کرامت کی دلیل ہے۔ [اقوالِ اولیاء ص 224]

فضل و کرم کی انتہاء حضرت شیخ عمرو رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ’’پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کو وجود عطا کیا جو اس کے مناسب تھا، اور اس غرض کے حاصل کرنے کا طریقہ بتایا جو اس سے مطلوب تھا‘‘۔ (حوالہ بالا ص 275)

نیکیوں کا چھپانا حضرت ابوبکر محمد بن احمد الفرّاء رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ’’نیکیوں کو چھپانا برائیوں کے چھپانے سے زیادہ بہتر ہے کیوں کہ تم اس کے ساتھ نجات کی اُمّید رکھتے ہو‘‘۔ (حوالہ بالا ص 220)

خودرائے شخص کسی کی اتباع نہیں کرسکتا

حکیم الاُمّت مجدد الملّت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ’’اگر کوئی (طالب) خالی الذّہن ہو کر یعنی اپنی سب آراء کو ختم کر کے اپنے شیخ کے پاس رہے تو کچھ فائدہ ہوسکتا ہے کیوں کہ خودرائے شخص اتباع نہیں کرسکتا‘‘۔ (ملفوظاتِ حکیم الاُمّت 156/1)

زندگی کیسے گزارنی چاہیئے؟ حضرت مولٰنا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ’’زندگی ایسی گزارنی چاہیئے کہ جو دوسروں کے لئے مشعلِ راہ بنے، اور دعوتِ اسلام کا کام دے، اس میں جاذبیت ہونی چاہیئے جو افراد کو بھی کھینچے اور معاشرہ کو بھی، اور جب بھی ایسا ہوا تو انقلاب بھی آیا اور اسلام کو بڑی ترقّی نصیب ہوئی جیسے حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ جب اجمیر آئے تو لاکھوں کی تعداد میں لوگ مسلمان ہوئے، سیّد علی ہمدانی رحمہ اللہ تعالیٰ جب کشمیر گئے تو وہاں کی اکثریت نے اسلام قبول کیا، اسی طرح سیّد احمد شہید رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیجئے جہاں سے گزرے وہاں ہدایت پھیلی اور بڑی تعداد میں لوگوں نے توبہ کی‘‘۔ (ملفوظاتِ مفکرِ اسلام)

علمی معجزہ حضرت مولٰنا قاری محمد طیّب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ’’گزشتہ تمام انبیاء کی نبوّتیں حق ہیں اور اپنے اپنے زمانہ میں سچّی ہیں، مگر آج ان کے دلائل موجود نہیں ہیں، لیکن نبی اکرم علیہ السلام کی نبوّت کی دلیل آج بھی دُنیا میں موجود ہے اور وہ ’’قرآن مجید‘‘ ہے، اس کے بارے میں چیلنج کیا جاسکتا ہے، کیوں کہ آپ ﷺ خاتم النبیّین ہیں اور آپ ﷺ کی نبوّت قیامت تک باقی رکھنی تھی اس لئے دلیلِ نبوّت بھی ایک ایسی دی جو باقی رہ سکے، ختم نہ ہونے پائے کہ وہ علمی معجزہ ہے‘‘۔ (ملفوظاتِ حکیم الاسلام ص 26)

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ

مولانا محمد شریف صاحب، لاہور

نام نسب: نام: بلال، کُنیت ابو عبداللہ
والد کا نام: رباح، والدہ کا نام: حمامہ۔
یہ حبشی نژاد غلام تھے۔ لیکن مکّہ مکرّمہ ہی میں پیدا
ہوئے، بنی جُمح ان کے مالک تھے۔ [اُسد الغابۃ]

قبولِ اسلام: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اگرچہ
ظاہری صورت کے لحاظ سے سیاہ فام حبشی تھے
تاہم آئینۂ دل صاف و شفاف تھا۔
حضرت بلال رضی اللہ عنہ سابقینِ اسلام میں سے
ہیں، جب مکّہ مکرّمہ کے اکثر لوگ ضلالت
و گمراہی کی ٹھوکریں کھا رہے تھے صرف چند
نیک لوگوں نے دینِ حق قبول کیا تھا، اُن
میں صرف سات آدمیوں کو اس اعلان کی توفیق
ہوئی تھی جن میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

آزمائش و استقامت: ان کا آقا اُمیّہ
بن خلف جُمحی سخت مشرک تھا، اس کی غلامی میں
انہوں نے زندگی کے اٹھائیس برس گزار دیئے،
اسی اثناء میں ان کے کانوں میں دعوتِ توحید
کی صدا پہنچی تو حضرت بلال نے بلا توقف اس
پر لبّیک کہا اور اپنا دِل و جان رسولِ عربی ﷺ پر
نثار کر بیٹھے۔ اُمیّہ بن خلف نے مصائب
و مظالم کے پہاڑ اُن پر توڑے، تپتی ہوئی ریت،
جلتے ہوئے سنگریزوں اور دہکتے ہوئے انگاروں
پر لٹائے گئے، گلے میں رسیاں ڈال کر کھینچا گیا،
کبھی گائے کی کھال میں لپیٹتا، کبھی لوہے کی
زرہ پہنا کر جلتی ہوئی دھوپ میں بٹھاتا اور کہتا
تمہارا خدا لات و عُزّیٰ ہے لیکن توحید کی زبان
سے "اَحَدٌ اَحَدٌ" کے سوا اور کوئی کلمہ نہ نکلتا۔
اُمیّہ اپنے دوسرے غلاموں اور بنو جُمح کے لونڈوں
کو بھڑکاتا تاکہ بتوں کے اس باغی کو اتنی تکالیف
دو کہ وہ محمد ﷺ اور اس کے خُدا کا نام لینا چھوڑ دے۔
یہ بدبخت اُمیّہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے
لئے حضرت بلال کو بُری طرح مارتے۔

آزادی: حسبِ معمول ایک دِن حضرت بلال
رضی اللہ عنہ مشقِ ستم بنائے جا رہے تھے کہ حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس طرف سے گزرے، آپ کا
مکان بھی بنی جُمح کے مُحلّہ میں تھا تو یہ عبرت ناک
منظر دیکھ کر دِل بھر آیا اور بھاری معاوضہ (اپنے
قیمتی غلام "فسطاس رومی" اور چالیس اُوقیہ چاندی)
دے کر آزاد کرا لیا۔

ہجرت: مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے
اور نبی علیہ السلام نے ابورویحہ عبداللہ بن عبدالرحمن
خثعمی انصاری رضی اللہ عنہ کا اسلامی بھائی بنایا۔

خدمات: حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہی سب سے
پہلے وہ صحابی ہیں جو اذان دینے پر مامور ہوئے،
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز نہایت بُلند اور دل
کش تھی، آواز کی خوب صورتی کے ساتھ اس

میں ایسی تاثیر تھی کہ جو سُنتا سب کام چھوڑ چھاڑ کر والہانہ نماز کے لئے مسجد کی طرف لپکتا تھا، سفر و حضر میں ہر موقع پر حضور ﷺ کے مؤذن خاص تھے۔

۸ ھ میں مکّہ فتح ہوا تو نبی علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! کعبہ کی چھت پر کھڑے ہو کر توحید کی صدائے تکبیر بُلند کرو‘‘ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حکم کی تعمیل کی۔

تمام غزوات میں شریک ہوئے، غزوۂ بدر میں اُمیہ بن خلف کو جو اسلام کا بہت بڑا دشمن تھا اپنے ہاتھ سے جہنّم رسید کیا، فتحِ مکّہ میں بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔

اخلاق: عمدہ اخلاق نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پایہ فضل و کمال کو نہایت بلند کر دیا تھا، آپ ﷺ کی خدمت گزاری ان کا مخصوص مقصدِ حیات تھا، ہر وقت بارگاہِ نبوی میں حاضر رہتے، تواضع و خاک ساری ان کی فطرت میں داخل تھی، لوگ ان کے فضائل و محاسن کا تذکرہ کرتے تو فرماتے ’’میں صرف ایک حبشی ہوں جو کل تک معمولی غلام تھا۔‘‘ [طبقاتِ ابنِ سعد]

صداقت بے لوثی اور دیانت داری نے ان کو نہایت قابلِ اعتماد بنا دیا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دِن فجر کی نماز کے وقت رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم کس عملِ خیر پر سب سے زیادہ ثواب کی اُمّید رکھتے ہو کیوں کہ میں نے اپنے آگے جنّت میں تمہارے جوتوں کی چاپ سُنی ہے؟ عرض کیا ’’میں نے ایسا تو کوئی کام نہیں کیا ہے البتہ رات دِن میں میرا کوئی وضو ایسا نہیں ہے جس کے بعد میں نے نماز نہ پڑھی ہو‘‘۔ [بخاری]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے ’’ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار یعنی بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کرایا‘‘۔ [بخاری]

وفات: 20 ھ میں اس مخلص باوفا نے اپنے محبوب آقا ﷺ کی دائمی رفاقت کے لئے دنیائے فانی کو خیر باد کہا، آپ رضی اللہ عنہ نے کم و بیش ساٹھ برس کی عمر پائی، دمشق میں باب الصغیر کے قریب دفن ہوئے۔ [اُسد الغابہ ص 209]

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائیں آمین ثم آمین۔

بقیہ:...نبی کریم ﷺ کی خاص خصوصیت

گھومنے لگے اور تعجب کرنے لگے کہ یہ اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی کہ مکان بالکل مکمل ہو جاتا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس قصرِ نبوّت کی آخری اینٹ میں ہوں جس سے وہ محل پورا ہوا اور میں خاتم النّبیّین ہوں‘‘۔ [بخاری و مسلم]

مطلب یہ ہے کہ قصرِ نبوّت بالکل مکمل ہو چکا ہے اب اس میں کسی تشریعی اور غیر تشریعی نبوّت کی اینٹ کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

بقیہ: ....فہمِ قرآن

گندے عقیدہ سے توبہ کرلے ورنہ میں تیرا سر قلم کردوں گا۔اس نے کہا عقیدہ کوئی نہیں چھوڑا کرتا، جیسے اب یہاں قادیانی ڈٹے ہوئے ہیں۔

غلط فہمی کاازالہ : نوجوانو! یادرکھنا ایسے انتظامات کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ شریعت عوام کو اجازت نہیں دیتی کہ اگر کوئی کافر ہے تو اس کو قتل کردو، چور کا ہاتھ کاٹ دو، میں اور آپ نہیں کرسکتے، شرابی کو کوڑے مارنے ہیں، شادی شدہ کو سنگسار کرنا ہے یا غیر شادی شدہ کو کوڑے مارنے ہیں تو ہمیں اجازت نہیں ہے، اگر ہم ایسا کریں گے تو گناہ گار ہوں گے، اس لئے غلط فہمی کا شکار نہ ہونا، یہ حکومت کا کام ہے، تمہیں زبان سے سمجھانے کا حق ہے۔

بقیہ: ....ذکروشکر کے فوائد

اوّل یہ ہو نہیں سکتا کیوں کہ جب ساری نعمتوں کا شمار نہیں کرسکتے تو اُن نعمتوں کا شکر کیسے ادا کروگے، بفرضِ محال اگر تم نے شکرادا بھی کرلیا، اب یہ شکر کرنے کی جو توفیق ملی ہے اس کا شکرادا کرو کہ ''یااللہ! آپ نے مجھے توفیق عطا فرمائی ہے اس کا میں شکرادا کررہا ہوں'' پھر وہ توفیق جو ملی ہے اسی شکر کی توفیق پر ملی ہے، اس کا شکرادا کرو۔نہیں کرسکوگے، ہر توفیق ملنے پر شکرادا نہیں کرسکوگے، بے انتہا مشکل ہے۔فرماتے ہیں اگر انسان شکرادا کرنے کی عادت ڈال لے تو شکر کرنے سے عاجز آجائے گا، بہرحال ہم سے جتنا بھی ہوسکے ہمیں شکرادا کرتے رہنا چاہیے۔

سُنّت کی اَہمیت

''جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی''۔ ﴿النساء:8﴾

''جواللہ تعالیٰ ورسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے گا وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا''۔ ﴿الاحزاب:71﴾

تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ میں بہترین نمونہ ہے''۔ ﴿الاحزاب:21﴾

نبی کریم ﷺ کے مبارک طریقہ کو ''سنّت'' کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی ایک ایک سنّت پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی محبّت کی علامت، آپ ﷺ کا حق اور مسلمان کی پہچان ہے۔زندگی سنّت کے مطابق بسر کیجئے! کھانا کھائیں تو سنّت کے مطابق، پانی پئیں تو سنّت کے مطابق، لباس پہنیں تو سنّت کے مطابق، سلام کریں تو سنّت کے مطابق، بال رکھیں تو سنّت کے مطابق، سوئیں تو سنّت کے مطابق، جاگیں تو سنّت کے مطابق، بیت الخلاء میں جائیں تو سنّت کے مطابق، گھر میں، سفر میں، مسجد میں، بازار میں، دن میں، رات میں، صبح میں، شام میں، ہر جگہ، ہر کام میں سنّت کو اپنایئے۔

غرض یہ کہ ایک ایک سنّت کو زندہ کرتے چلے جایئے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:''جس نے میری اُمّت میں فساد کے وقت میری ایک سنّت کو مضبوطی سے پکڑا تو اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا''۔ [مشکوٰۃ]

آپ ﷺ کی محبّت کا تقاضہ جشنِ ولادتِ نبی ﷺ، چراغاں وغیرہ نہیں، 23 سال کے عرصے میں ایک دفعہ بھی صحابہ کرام ؓ نے محبّت میں یہ طریقہ اختیار نہیں فرمایا، البتہ صحابہ کرام ؓ اپنا ایک ایک لمحہ آپ ﷺ کی سنّت کے مطابق گزارتے تھے اور اتباعِ سنّت ہی تقاضۂ محبّت وشریعت ہے۔

مرسلہ: مولانا سعید قاسم، لاہور

آپ کے مسائل اور ان کا حل

تجارت کے چند ضروری اصول اور آداب

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب مہاجر مدنی قدس سرہ

تجارت جو مال حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے شریعتِ اسلامیہ میں اس کے بھی اَحکام ہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ روزی کمانے میں کوئی قانون وضابطہ مقرّر نہیں بس جیسے چاہیں کما لیں حالاں کہ یہ جہالت ہے شریعت نے ہر چیز کے اصول وضابطے مقرر فرمائے ہیں جن کا دھیان رکھنا ضروری ہے۔ جس تجارت سے حلال مال حاصل کیا جائے اس کے لئے مندرجہ ذیل اصولوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

① معاملہ سود وقمار (جوئے) کے طریقہ پر نہ ہو۔ ② جو چیزیں شرعاً حرام ہیں جیسے مردار وغیرہ اُن کی خرید وفروخت نہ ہو۔ ③ جو چیز صرف گناہ ہی کے لئے تیار کی گئی ہو اس کی بھی خرید وفروخت نہ ہو۔ ④ گاہک سے جھوٹ نہ بولا جائے اور کسی بھی قسم کا دھوکہ نہ دیا جائے، عیب چھُپا کر نہ بیچا جائے۔ ⑤ کوئی شریک ایک دوسرے کی خیانت نہ کرے۔

⑥ جو مال اپنے پاس موجود نہ ہو اس کو نہ بیچا جائے۔ اس میں یہ بھی داخل ہے کہ مال باہر سے آرہا ہے اس کے پہنچنے سے پہلے ہی بیچ دیا یا شکار کرنے سے پہلے پرندے یا مچھلی کو بیچا یا جو بچہ جانور کے پیٹ میں ہو اس کو بیچ دیا جائے یا باغ میں پھل آنے سے پہلے پھل بیچ دیا۔

⑦ کوئی مجبورِ حال اپنی چیز بیچنے لگے تو مجبوری کی وجہ سے اسے نہ دبایا جائے بلکہ اسے اس کی اصل قیمت پر لیا جائے۔ ⑧ ایک بیع (خرید) کو دوسری بیع (خرید) کے ساتھ مشروط نہ کردے مثلاً یوں کہے کہ اپنا مال اس شرط پر بیچتا ہوں کہ تم اپنا مال میرے ہاتھ اتنے پیسوں میں بیچو۔ ⑨ خرید وفروخت میں قرض کی شرط نہ لگائی جائے مثلاً یوں نہ کہے میں اس شرط پر مال بیچتا ہوں کہ تم مجھے اتنی رقم قرض دے دو۔ ⑩ خرید وفروخت دونوں طرف کی رضا مندی سے ہو کہ خریدار یا صاحبِ مال دونوں کسی معاملہ پر راضی ہو جائیں اور یہ رضامندی خوش دلی سے ہو تو لینا جائز ہے، کسی فریق کو خریدنے یا بیچنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ کسی کی چیز اُٹھا کر چل دیتے ہیں، یہ غصب یا لوٹ مار ہے۔ بعض لوگ صاحبِ مال کو کچھ پیسے دے کر مال لے کر چل دیتے ہیں، اول تو وہ بیچنے پر راضی نہیں ہوتا اور اگر راضی ہو جائے تو اتنی قیمت نہیں دیتے جس پر وہ خوش دلی سے راضی ہو، زبردستی کسی کی چیز لے لینا یا اپنے پاس سے خود قیمت تجویز کر کے دے دینا صاحبِ مال راضی ہو یا نہ ہو یہ سب حرام ہے۔ [از تحفۃ المسلمین]

یہ تجارت کے چند ضروری اصول وآداب ہیں جب کہ ان کے علاوہ خرید وفروخت کے سلسلہ میں اور بھی بہت سی ہدایات وتنبیہات ہیں جو شریعت میں وارد ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شرعی طریقہ سے خرید وفروخت کرنے کی توفیق دیں آمین۔

خواتین کا علم و عمل

رحمت کے فرشتے کہاں کہاں نہیں آتے؟

1 جہاں جان دار کی تصاویر ہوں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "وہ گھر (یا جگہ) جس میں تصویریں ہوں اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے"۔[بخاری:5957، مسلم باب اللباس]

2 گھنٹی رکھنے والی جماعت کے پاس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ "رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو اور نہ ہی اس جماعت کے ساتھ جاتے ہیں جن کے پاس گھنٹی ہوتی ہے"۔[مسند احمد 242/6، ابوداؤد:4231]

3 جس گھر میں کُتا ہو نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اُس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے جس میں کُتا یا (جان دار کی) تصاویر ہوں"۔[بخاری:560، مسند احمد 30/4]

4 جہاں آلاتِ موسیقی ہوں حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "جس گھر میں دف (اور آلاتِ موسیقی) ہوں اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے"۔[مصنف ابن ابی شیبہ]

5 جس گھر میں پیشاب رکھا ہوا ہو نبی کریم ﷺ نے فرمایا "گھر میں تھالی میں پیشاب نہ کیا جائے کیوں کہ فرشتے پیشاب کیے گئے گھر میں داخل نہیں ہوتے"۔[الترغیب 136/1، مجمع الزوائد 204/1]

6 جس قوم میں قطع رحمی کرنے والا ہو حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "(رحمت کے) فرشتے اس قوم پر نازل نہیں ہوتے جس میں کوئی قطع رحمی کرنے والا ہوتا ہے"۔[الترغیب 345/3، مجمع الزوائد 151/8]

7 جنابت والے انسان کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اُس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کُتا یا جنابت والا انسان ہو"۔ [مسندِ احمد 90/3، ابنِ حبان: 1486] وہ جنبی مراد ہے جو ایک نماز کا وقت قضا کردے۔

8 گھنگرو رکھنے والی جماعت کے پاس حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "(رحمت کے) فرشتے اس جماعت کے ساتھ بھی نہیں رہتے جس میں گھنگرو یا جھانجر یا ہوں"۔[نسائی]

9 چیتے کی کھال جس جماعت کے پاس ہو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ

خواتین کا علم و عمل

ﷺ نے ارشاد فرمایا ''(رحمت کے) فرشتے ان لوگوں کے ساتھ بھی نہیں رہتے جن میں چیتے کی کھال ہو'' (یعنی بطورِ فخر کے اس کو استعمال کیا گیا ہو جیسا کہ اس زمانہ میں لباس کے طور پر استعمال کی جاتی تھی)۔ [ابوداؤد]

10 کافر کے جنازہ 11 زعفران میں لتھڑے ہوئے کے پاس حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''فرشتے بھلائی لے کر کافر کے جنازہ میں نہیں آتے اور نہ ہی زعفران (ایک قسم کی خوشبو) میں لتھڑے ہوئے کے پاس اور نہ ہی حالتِ جنابت والے کے پاس (کہ جس پر غسل واجب ہو)۔ [ابوداؤد: 4180، بیہقی 36/5]

12 جھوٹ بولنے والے کے پاس حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ جب کوئی ایک مرتبہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے (رحمت کا) فرشتہ ایک میل دور چلا جاتا ہے''۔ [ترمذی: 1978]

اخذ و ترتیب
مولانا محمد عبید اللہ زاہد
سرگودھا

گھر کا ماحول

معاشرہ کی وہ بنیاد جس پر تمدّن کی پوری عمارت کھڑی ہوتی ہے، اگر یہ بنیاد خراب ہو تو اس کا فساد پورے معاشرہ میں سرایت کر جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ایک مسلمان خاتون اپنے گھر کے ماحول کو سنوار کر ان نونہالوں کی صحیح تربیت کرے جنہیں آگے چل کر قوم و ملک کا بوجھ اُٹھانا ہے تو ساری قوم خود کار طریقہ سے سنور سکتی ہے اور اس طرح مرد و عورت کی عزّت و آبرو کا پورا تحفّظ ہوتا ہے اور دوسری طرف ایک ایسا ستھرا گھریلو نظام وجود میں آتا ہے جو مآلِ کار (آخر کار) پورے معاشرے کی پاکیزگی کا ضامن بن سکتا ہے۔ (بے پردگی کا سیلاب)

(از افادات: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ)

ناجائز زیب و زینت اندھیرے کی صورت ظاہر ہوگی اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس عورت کی مثال جو شوہر کے سوا دوسروں کے لئے بناؤ سنگھار کرتی ہے قیامت کے دن اس اندھیرے کی طرح ہے جس میں کچھ روشنی نہیں''۔ [طبرانی]

مرسلہ: اُمّ قانتہ۔ لاہور

خواتین کا علم و عمل

کامل ایمان کی نشانی

نبی کریم ﷺ کی محبت سے ہمارے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے جس کا دِل اس محبت سے خالی ہو وہ دِل مُردہ ہے اور ایمان کی لذّت اور چاشنی سے یکسر خالی ہے۔ ملاحظہ کیجئے صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ کے چند واقعات کہ ان کے سینے کس قدر عشقِ رسول ﷺ سے معمور تھے۔

① جنگِ اُحد میں افواہ پھیل گئی کہ نبی کریم ﷺ شہید ہو گئے ہیں، مدینہ کی عورتیں شدّتِ غم سے رونے لگیں، ایک انصاری صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں میں یہ بات اُس وقت تک تسلیم نہیں کروں گی جب تک خود تصدیق نہ کرلوں۔ چناں چہ وہ اُونٹ پر سوار ہوئیں اور اُحد کی طرف نکل پڑیں اور زبان پر یہ الفاظ ہیں **مَابَالُ مُحَمَّد** (محمد ﷺ کا کیا حال ہے؟) کوئی کہتا ہے تیرے بھائی کی لاش فلاں جگہ پڑی ہے، کوئی کہتا ہے تمہارے والد کی لاش فلاں جگہ پر ہے، کوئی کہتا ہے تمہارا خاوند بھی شہید ہو گیا ہے، مگر اس کی زُبان پر یہی الفاظ ہیں **مَابَالُ مُحَمَّد** (محمد ﷺ کا کیا حال ہے؟) یکا یک کوئی خبر دیتا ہے کہ نبی ﷺ کو فلاں جگہ بخیریت دیکھا ہے، چناں چہ وہ انصاریہ وہاں روانہ ہوتی ہیں اور نبی کریم ﷺ کی زیارت اور خیریت معلوم کر کے سکون نصیب ہوتا ہے، پھر یہ فرماتی ہیں ”ہر مصیبت نبی ﷺ کے بعد آسان ہے“۔ معلوم ہوتا ہے کہ صحابیات کے دِلوں میں جو محبّت نبی ﷺ کے لئے تھی وہ باپ، بھائی، شوہر کی محبّت سے بھی زیادہ تھی اور یہی کامل ایمان کی نشانی ہے۔ [سیرتِ ابنِ ہشام]

مرسلہ
اُمِّ قانتہ، لاہور

② اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک صحابیہ تھیں، جب بھی نبی کریم ﷺ کا نام نامی اُن کی زُبان پر آتا تو کہتیں بِاَبِیْ (میرا باپ آپ پر قُربان)۔ [نسائی، کتاب الحیض]
اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے دِل میں عشقِ نبوی ﷺ کی شدّت کا کیا عالم ہوگا۔

③ ایک صحابی حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ نہایت غریب نوجوان تھے۔ ایک مرتبہ تذکرہ چھڑا کہ انہیں کوئی اپنی بیٹی کا رشتہ دینے کو تیار نہیں۔ نبی ﷺ نے انصار کے ایک قبیلہ کی نشان دہی کی کہ اُن سے رشتہ مانگو۔ وہ گئے اور بتایا کہ نبی ﷺ کے مشورے سے حاضر ہوا ہوں تا کہ میرا نکاح آپ کی بیٹی سے کر دیا جائے انہوں نے کہا بہت اچھا ہم لڑکی سے معلوم کرلیں، جب پوچھا گیا تو لڑکی کہنے لگی کہ: ”ابّا جان! یہ مت دیکھیے کہ کون آیا ہے بلکہ یہ دیکھیے کہ بھیجنے والا کون ہے؟“ [مُسندِ احمد]
چناں چہ نکاح کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صحابیات جیسا عشقِ رسول ﷺ کا جذبہ عطا فرما دے۔ آمین ثمّ آمین

اتنے سمجھ دار ہو کر بھی... حیرت ہے!

خواتین کا علم و عمل

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

بعض مسلمان مرد و خواتین کو کیا ہو گیا ہے کہ حلال و حرام میں فرق ہی بھلا بیٹھے ہیں، مردوں عورتوں کی چیزوں میں فرق ختم کرتے جارہے ہیں۔ اپنا مطلب پورا کرنے کے لئے ہندوانہ رسمیں (حرام درجہ کی) اپناتے چلے جارہے ہیں۔ کیا موت کو بھول گئے ہیں؟ کسی بھی وقت موت آسکتی ہے یا نہیں؟... تو پھر حرام شوق کیوں پورے کیے جارہے ہیں، ہندوؤں کی غلط عادتیں... شادی بیاہوں میں (رسمیں) کیوں اپنائی جارہی ہیں؟ مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے، مردوں کو پہننا حرام، ان کی نیت سے خریدنا جائز نہیں۔ شادی سے پہلے بعض جگہ ولیمہ کیا جاتا ہے بالکل شریعت کے خلاف اور ناجائز ہے اور لوگ اس میں دھڑا دھڑ شریک ہو رہے ہیں۔ اپنے میاں کے سامنے سجنا سنورنا نہیں آتا دور دراز کے تعلّق نکال کر شادی بیاہوں میں خوب میک اپ تھوپ کر بے پردہ باہر نکلنے میں اسپیشلسٹ بنی ہوئی ہیں۔ خواتین کے لئے سونے چاندی کے علاوہ انگوٹھی پہننا جائز نہیں ہے۔ ہر اُنگلی میں کوئی نہ کوئی انگوٹھی پہن رکھی ہے۔ مردوں کو عورتوں کی چیزیں استعمال کرنے کا شوق اور عورتیں مردانہ چیزیں استعمال کررہی ہیں، دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ اپنی موجودہ جنس پر راضی نہیں، جنس بدلنا چاہتے ہیں۔ پھر اور کیا بات ہے؟ چاہئے تو یہ تھا کہ مرد مردانہ چیزیں پہنیں اور عورتیں زنانہ چیزیں۔ مگر ہو یہ رہا ہے کہ مرد ریشمی لباس پہن رہے ہیں اور عورتیں پتلونیں۔ مرد پونیاں بنا رہے ہیں، عورتیں بال کٹواتی ہیں۔ مرد ٹخنے ڈھانپ رہے ہیں اور عورتیں ٹخنے ننگے رکھ رہی ہیں۔ ان مرد حضرات کو پوچھ ہوگی جن کے گھر ان کے ماتحت (زیرِ نگرانی گھروں میں) خواتین، بچّوں، بچّیوں نے حرام شوق پورے کئے۔ آج دُنیا میں مردوں کو اِس غفلت سے دور اور عورتوں کو تمام ناجائز رسموں (اور ناجائز شوق) سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ پیسے حاصل کرنے کے لئے تو سب ہی ہوشیار بن جاتے ہیں مگر استعمال کرتے وقت اکثر میسنے اور گھُنّے بن جاتے ہیں، جیسے گھر میں ان کی چلتی ہی نہیں۔

مدیر ماہ نامہ علم و عمل لاہور

اپنے ساتھ انوکھی زیادتی جس شوق اور ولولے سے اپنی یا اپنے بچّوں بچّیوں کی شادی میں تمام رُسومات کو ادا کیا جاتا ہے جس میں کوشش یہ ہوتی ہے کہ ایک بھی رسم چھوٹنے نہ پائے، غور فرمائیے کہ کیا زندگی میں ایسا شوق سنّتوں پر عمل کرنے کا بھی ہوا ہے؟ کہ میں یہ سوچوں کہ میری زندگی میں تمام سنّتوں پر میرا عمل ہو رہا ہے یا نہیں؟ ساری زندگی سنّتوں پر عمل کرلیں تو کیا بات ہے، زندگی میں کوئی موڑ (وقت) ایسا بھی آیا ہے کہ میں نے اس وقت تمام شعبوں میں تمام سنّتوں کو اپنایا ہو۔

نتیجہ کیا نکلتا ہے رسمیں تو ہندوؤں کی تھیں جو ہم نے خاص شوق اور ولولے سے خوشی میں ادا کیں۔ سنّتیں تو پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کی تھیں اور ہیں اور قیامت تک رہیں گی۔ جنہیں ہم نے چھوڑا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ عملی طور پر ہم نے ہندوؤں کی رسموں کو آقائے عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کی سنّتوں پر ترجیح دی ہے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ فوراً توبہ کرنی چاہئے آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کرلیجئے کہ بچّہ رَبچّی کی شادی میں ہندوانہ رسموں سے بچیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ نصیب فرمادیں آمین۔

ثُمَّ آمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

گیس کا مرض...

اسباب و علاج

یہ تو ایک حقیقت ہے جو غذا اور خوراک ہم کھاتے ہیں اُس کے ہضم ہونے کا عمل ہمارے منہ سے ہی شروع ہوتا ہے۔غذا کے چبائے جانے کے دوران گلے کے مخصوص غدود کی رُطوبت غذا میں شامل ہوکر نشاستہ کو شکر میں بدل دیتی ہے اور دانت غذا کو اچھی طرح چبا کر باریک کردیتے ہیں۔غذا جب معدے میں پہنچتی ہے وہاں ہاضم رطوبات شامل ہونے کے نتیجے میں معدہ حرکت کرتا ہے اور ہاضم رطوبات اور تیزاب غذا میں مل کر اسے سادہ اجزاء میں بدلتے ہیں، اس عمل کے دوران گیس پیدا ہوتی ہے جو عام طور پر ڈکار کی شکل میں آواز کے ساتھ خارج ہوجاتی ہے۔
بعض صورتوں میں یہ گیس زیادہ مقدار میں بننے لگتی ہے یا جتنی گیس بن رہی ہوتی ہے وہ کسی سبب جسم سے خارج نہیں ہوسکتی نتیجہ میں یہ گیس پیٹ میں جمع ہوجاتی ہے اور مریض اپھارہ اور بھاری پن محسوس کرتا ہے، عام طور پر لاعلمی کی وجہ سے فوراً کوئی کولا کی ٹھنڈی بوتل بطورِ علاج پیتا ہے جس سے مصنوعی ڈکار آتی ہے اور نفسیاتی طور پر اپنے آپ کو بہتر سمجھتا ہے، حالاں کہ طبّی لحاظ سے ایک غلطی مرغّن کھانا کھا کر کی اور دوسری غلطی گیس پیدا کرنے اور نقصان دینے والے کولا پی کر کرلی۔

گیس کن وجوہات کی وجہ سے پیٹ میں ہوتی ہے کھائی جانے والی غذا باسی ہو، مکمل طور پر پکی نہ ہو، ضرورت سے زیادہ غذا کھائی گئی ہو، زیادہ چکنائی تیز مرچ مصالحہ دار غذا ہو، بازاری غذا جس میں صفائی کا مطلوبہ معیار برقرار نہ ہو، غذا جب معدہ سے چھوٹی آنت میں داخل ہورہی ہو تو اس پر مخصوص رطوبتیں مطلوبہ مقدار میں اثر انداز نہ ہوسکیں یا جس غذا کو منہ یا معدہ میں ہضم ہونا چاہئے تھا وہ ہضم نہ ہوسکے۔
فضلہ (پاخانہ) جسم سے خارج ہونے کے بجائے کسی وجہ سے آنتوں میں زیادہ دیر تک رُکا رہے یہ بھی گیس بننے کا سبب ہوتا ہے۔پُرانی قبض بھی گیس کا سبب بنتی ہے۔کھانے سے پہلے یا بعد میں چہل قدمی یا ورزش نہ کرنا، کھانا کھا کر فوراً لیٹ جانا یا سوجانا۔زیادہ سوچنے اور پریشان رہنے سے بھی معدے کا فعل متاثر ہوتا ہے اور گیس بننے کا سبب بنتا ہے۔

حکیم نذیر احمد شیخ، حیدرآباد
0300-9371907

گیس کے اثرات گیس کی شدّت اور تکلیف کی وجہ سے طبیعت میں چڑچڑاپن، غصّہ، بھول جانا، تھکاوٹ، کام میں جی نہ لگنا، جسم میں درد رہنا۔گیس کا مرض کوئی خطرناک یا لاعلاج مرض نہیں ہے۔ صرف اس کے درست سبب کو معلوم کرکے احتیاط، پرہیز اور صحیح علاج سے شفا حاصل کرنا ممکن ہوسکتا ہے۔

چورن (سفوف) کا آزمودہ نسخہ اس نسخہ میں نمک شامل نہیں ہے لہٰذا بلڈ پریشر کے مریض بھی بوقتِ ضرورت استعمال کرسکتے ہیں۔ہوالشافی۔پودینہ خشک 25 گرام، سنا 12 گرام، کالی مرچ 12 گرام، زیرہ سفید 25 گرام، سونف 25 گرام، چھوٹی الائچی 12 گرام، سونٹھ 12 گرام، پھول ایرانی نمبرا 25 گرام، انار دانہ خشک 25 گرام، آملہ 12 گرام، سب دواؤں کو صاف کرنے کے بعد اچھی طرح مشین میں یا ہاون دستے میں کوٹ کر حسبِ ضرورت چینی ملا کر (دواؤں کے ساتھ چینی 200 گرام) ملا دیں، چینی کا وزن کم زیادہ کرسکتے ہیں، ایک چائے کا چمچہ ہر کھانے کے بعد پانی سے لیں۔
خوش ذائقہ اور مفید علاج ہے۔شوگر کے مریض چینی نہ ملائیں۔

بچوں کا علم و عمل

میں اپنے آقا ﷺ کی سُنّت نہیں چھوڑ سکتا

پہلا واقعہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ کے موقع پر معاملات طے کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ کے سفیر بن کر مکّہ مکرّمہ تشریف لے گئے، وہاں جا کر اپنے چچازاد بھائی کے گھر ٹھہر گئے اور جب صبح کے وقت مکّہ مکرّمہ کے سرداروں سے مذاکرات کے لئے گھر سے جانے لگے تو اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا پائجامہ ٹخنوں سے اوپر آدھی پنڈلی تک تھا۔ [بخاری، کتاب اللباس]

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ ''ٹخنوں سے نیچے اِزار (پائجامہ) لٹکانے والا دوزخ میں جائے گا''۔ چناں چہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی یہ شان دیکھ کر ان کے چچازاد بھائی نے کہا: جناب! عربوں کا دستور یہ ہے کہ جس شخص کا ازار یا تہہ بند نیچے لٹکا ہوا ہو، اس آدمی کو اتنا ہی زیادہ بڑا سمجھا جاتا ہے اور سردار اور معزّز لوگ اپنی ازار کو لٹکا کر رکھتے ہیں، اس لئے اگر آپ اپنی ازار اسی طرح اونچی رکھیں گے اور وہاں جائیں گے تو ان کی نظر میں آپ کی وقعت اور قدر نہیں رہے گی اور مذاکرات میں جان نہیں پڑے گی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یہ سُن کر فرمانے لگے: نہیں! میں ازار ٹخنوں سے نیچے نہیں کر سکتا کیوں کہ میرے آقا ﷺ کی سُنّت ہے اور میں اپنے آقا ﷺ کی سُنّت نہیں چھوڑ سکتا۔

دوسرا واقعہ: حضرت حُذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ جب فارس (ایران) مذاکرات کے لئے تشریف لے گئے، وہاں پہلے اُن کو کھانے کے دسترخوان پر بُلایا گیا، کھانا کھانے کے دوران ان سے لُقمہ نیچے گر گیا، حضور ﷺ کی سُنّت یہ ہے کہ لُقمہ گر جائے تو اس کو اُٹھا کر صاف کر کے کھا لینا چاہئے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ''کھانا کھاتے ہوئے لُقمہ ہاتھ سے گر جائے تو اس کو اُٹھا کر کھا لینا چاہئے شیطان کے لئے نہ چھوڑیں''۔ [مسلم، کتاب الاشربۃ]

انہوں نے بھی ایسا ہی کیا، لُقمہ اُٹھا کر صاف کر کے کھا لیا، ساتھ آنے والے لوگوں نے اُن کو منع کیا، تو حضرت حُذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں ان احمقوں کی وجہ سے حضور ﷺ کی سُنّت چھوڑ دوں؟ یہ نہیں ہو سکتا''۔ (ماخوذ از اسلامی تاریخ کے دلچسپ واقعات)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی اداؤں پر مر مٹتے تھے اور اس سلسلے میں کسی بھی ملامت کی پرواہ نہ کرتے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی صحابہ کرام جیسا عشقِ رسول ﷺ نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

مرسلہ
مولانا محمد آصف میواتی
لاہور

بچوں کا علم و عمل

سیرۃ النبی ﷺ ..... ایک اجمالی خاکہ

ترتیب: مولانا عبداللہ شاہ، ڈیرہ اسماعیل خان
محمد بنیامین قرنی
ڈیرہ اسماعیل خان

نوٹ: اس نقشہ میں ہجرت سے پہلے کے واقعات کو سنِ ولادت سے بیان کیا گیا ہے جس کی ابتداء نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت سے ہوتی ہے۔

ربیع الاوّل ا/عام الفیل...ولادت باسعادت۔

۵/ولادت...واقعۂ شقِ صدر۔

۷/ولادت...والدہ کی وفات۔

۸/ولادت...دادا عبدالمطلب کا انتقال۔

۲۵/ولادت...حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح۔

۳۰/ولادت...بیٹی سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت۔

۳۳/ولادت...بیٹی سیّدہ رُقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت۔

۳۴/ولادت...بیٹی سیّدہ اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت۔

۳۵/ولادت...تعمیرِ کعبہ۔

۴۱/ولادت...بعثت و نبوّت، آغازِ نزولِ قرآن، نمازِ فجر و عصر کا فرض ہونا، بیٹی سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت۔

رجب ۴۵/ولادت...حبشہ کی طرف ہجرت۔

محرّم ۴۷/ولادت..شعبِ ابی طالب میں محصور ہونا۔

جمادی الثانیہ ۵۰/ولادت...سفرِ طائف۔

رجب ۵۰/ولادت...واقعۂ معراج اور پانچ نمازوں کا فرض ہونا۔

رمضان/شوّال ۵۰/ولادت...حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و چچا ابوطالب کی وفات۔

شوّال ۵۰/ولادت...حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح۔

ذی الحجّہ ۵۰/ولادت...اہلِ مدینہ کے ایمان کی ابتداء۔

ذی الحجّہ ۵۲/ولادت...بیعتِ عقبۂ اُولیٰ۔

ذی الحجّہ ۵۴/ولادت...بیعتِ عقبۂ ثانیہ۔

صفر ۵۴/ولادت...مکّہ سے ہجرت

ربیع الاول ۱ھ...قبا میں داخلہ، مسجدِ نبوی کی بنیاد

شوال ۱ھ...حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی

ربیع الاول ۲ھ...غزوۂ صفوان یا بدرِ اولیٰ

شعبان ۲ھ...تحویلِ قبلہ۔

رمضان ۲ھ...فرضیت کے بعد رمضان کا پہلا روزہ، فرضیتِ زکوٰۃ و جہاد، غزوۂ بدرِ کبریٰ۔

شوّال ۲ھ...پہلی عید۔

شعبان ۳ھ...حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح۔

شوّال ۳ھ...غزوۂ اُحد، بیٹی سیّدہ رُقیّہ کی وفات، غزوۂ حمراء الاسد۔

۴ھ...شراب کی حرمت۔

ربیع الاوّل ۴ھ...غزوۂ بنونضیر۔

رمضان ۴ھ...حضرت زینب بنتِ خُزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح۔

شوّال ۴ھ...حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح۔

ربیع الآخر ۵ھ...حضرت زینب بنتِ خُزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات

شعبان ۵ھ...غزوۂ بنومصطلق، حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح۔

ذِیقعدہ ۵ھ...پردہ کا حکم، حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح۔

شوّال/ذیقعدہ ۵ھ...غزوۂ احزاب (خندق)۔

ذی الحجّہ ۵ھ...غزوۂ بنوقریظہ۔

ذی قعدہ ۶ھ...صلح حدیبیہ۔

محرم ۷ھ...غزوۂ خیبر و حضرت اُمِّ حبیبہ (رملہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح، بادشاہوں کے نام خطوط کی روانگی۔

صفر ۷ھ...حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح۔

ذیقعدہ ۷ھ...حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح۔

رمضان ۸ھ...فتحِ مکّہ

ماخوذ از دُرِّ لاثانی

بچوں کا علم و عمل

شوّال ۸ھ... غزوۂ حُنین و غزوۂ طائف۔

ذی الحجہ ۸ھ... بیٹا حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت۔

ذی الحجہ ۸ھ... بیٹی سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات۔

ذی الحجہ ۹ھ... غزوۂ تبوک، فرضیّتِ حج۔

ذی الحجہ ۹ھ... سیّدہ اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات، اوّلین حجِّ اسلام (امیر الحج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)۔

۱۰ھ... بیٹا حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات۔

ذی الحجہ ۱۰ھ... حجۃ الوداع۔

۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ... وصال پُرحسرت آیات و تدفین۔

ایک بچّہ کی مدینہ طیّبہ سے محبّت

حضرت مولٰنا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ حج کے لئے تشریف لے گئے، یہ وہ زمانہ تھا جب وہاں دولت عام نہ تھی اور حجاز کی زمین نے تیل کے خزانے ابھی نہیں اُگلے تھے، مولٰنا عثمانی مدینہ منوّرہ بھی تشریف لے گئے۔ مولٰنا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک دن کھانے سے فارغ ہوئے، دسترخوان کسی اونچی جگہ جھاڑا گیا تاکہ روٹی کے بچے کھُچے ٹکڑے چرند پرند کھالیں، کچھ دیر بعد مولٰنا نے دیکھا کہ مدینہ منوّرہ کا ایک آٹھ نو سالہ معصوم بچہ وہ ٹکڑے کھا رہا ہے، مولٰنا اُسے دیکھ کر بے چین ہوگئے، بچے کو ساتھ لائے کھانا کھلایا، پوچھا کہ تمہارے ابّا کیا کام کرتے ہیں؟ کہنے لگا میں یتیم ہوں یعنی ابّا فوت ہوگئے ہیں، مولٰنا نے کہا بیٹا! تم میرے ساتھ ہندوستان چلو، میں تمہیں اچھے اچھے کھانے کھلاؤں گا، عمدہ کپڑے پہناؤں گا، تمہیں تعلیم دوں گا، اور جب تم بڑے عالم بن جاؤ گے تو میں خود تمہیں مدینہ منوّرہ لے آؤں گا، تم جاؤ اور اپنی والدہ سے اجازت لے لو۔ بچہ گیا اور والدہ نے جانے کی اجازت دے دی کہ وہ بے چاری تو پہلے ہی اس کی کفالت (پرورش) سے عاجز تھی، بچے نے معصومیت کے عالم میں مولٰنا کی انگلی پکڑ کر پوچھنا شروع کیا... مجھے وہاں چنے ملیں گے؟ کھجوریں ملیں گی؟ مولٰنا نے کہا بیٹا! یہ سب کچھ وہاں وافر مقدار میں ملے گا۔ اچانک اس نے مسجدِ نبوی ﷺ کے دروازے اور روضۂ مبارک کی طرف اشارہ کرکے کہا ''بابا! یہ دروازہ اور یہ روضہ بھی وہاں ملے گا؟ مولٰنا نے کہا وہاں یہ روضہ ہوتا تو پھر ہمیں یہاں آنے کی کیوں کر ضرورت پیش آتی؟ بیٹا! یہ دروازہ یہ روضہ وہاں نہیں ملے گا۔ بچے کا رنگ بدلا اور کہنے لگا ''بابا! یہ روضہ وہاں نہیں، تو اسے چھوڑ کر میں تمہارے ساتھ نہیں چلوں گا''، اور یہ کہہ کر رونے لگا، مولٰنا ظفر احمد عثمانی بھی بچے کا جواب سن کر اور اس کا یہ جذبہ دیکھ کر آب دیدہ ہوگئے (یعنی رونے لگے)۔ (''ماہنامہ وفاق'' جمادی الثانیہ **1428**ھ)

از ابن الحسن عباسی، کراچی

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو (یاد رکھے کہ) ہم نے کافروں کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ ﴿الفتح:13﴾

درسِ حدیث

(از مدیر ماہ نامہ علم وعمل، لاہور)

① **حدیث:** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْکِبْرُ مَنْ سَفِہَ الْحَقَّ و اَزْدَرَی النَّاسَ۔ [مسندِ ابی یعلیٰ] وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوُوْدَ اَلْکِبْرُ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمِطَ النَّاسَ۔ [ابوداؤد]

ترجمہ ''حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے فرمایا کہ تکبر یہ (بھی) ہے کہ حق کو نہ سمجھے اور لوگوں پر عیب لگائے۔ حق سے اکڑے اور لوگوں کو عیب دار جانے''۔

② **حدیث:** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرِ الْمَرْءُ مَنْ یُّخَالِلُ۔ [ابوداؤد]

ترجمہ: ''حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے فرمایا کہ ''بندہ اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، وہ دیکھ لے کہ کس سے دوستی کرنی ہے''۔

یعنی انسان اپنے دوست سے پہچانا جاتا ہے، ہر ہم سبق، ہم عمر، ہم زمانہ، ہم وطن، ہم سفر دوست نہیں ہوا کرتے بلکہ جس کو دوست بنانا ہے اس میں یہ چیزیں پائی جانی چاہئیں:

1 وہ دین دار ہو 2 مشکل میں سہارا ہو 3 خوشی غمی میں شریک ہو 4 اس کے پاس بیٹھ کر آخرت اور اللہ تعالیٰ کی یاد آتی ہو 5 جو برائیوں سے روکتا ہو 6 مخلص ہو 7 لڑائی، غصّہ، فساد والا اور راز فاش کرنے والا نہ ہو۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کا ذریعہ

یہ درود شریف بنا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔ [فضائلِ درود شریف بحوالہ حاشیہ حصن]

۷۰ فرشتے پونے تین سال میں بمشکل ثواب لکھتے ہیں

جو شخص یہ دُعا (درود شریف) پڑھے گا تو ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھنے میں مشقت میں ڈال دے گا یعنی اتنا زیادہ ثواب ملتا ہے، [طبرانی] وہ دعا (درود شریف) یہ ہے:

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّاھُوَ اَھْلُہٗ ﷺ

جامعہ کے شب و روز

بیان مفتی اعظم پاکستان

6 فروری بروز یک شنبہ (اتوار) بعد از نمازِ عصر تا مغرب

بسلسلہ ماہانہ اِصلاحی و تبلیغی بیان میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا

مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ العالی

جامعہ عبداللہ بن عمر رض نزد کاہنہ نو لاہور

میں خطاب فرمائیں گے اِن شاءَ اللّٰہُ تعالیٰ۔

.....فی طالب علم کا ماہانہ تعلیمی خرچہ =/1500 روپے ہے۔ جب کہ سالانہ =/13500 روپے ہے۔

.....اِس مدرسہ کے دار الاقامۃ (ہاسٹل) کی سات منزلہ عمارت کا نقشہ بن چکا ہے۔

قارئین کرام دار الاقامۃ کی جلد تعمیر شروع ہونے کے لئے دُعا فرماتے رہیں شکریہ۔

	درہم	تولہ	گرام	روپے
چاندی کا نصاب	200	52.5	613	
کم از کم مہر	10	2.6	31	
مہرِ فاطمی	500	131.25	1531	

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے۔ جو آج کل اندازاً =/2500 روپے بنتی ہے۔

زکوٰۃ وغیرہ کے حساب کے لئے صاحبِ نصاب ہونے کی شرط ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کا مالک ہونا ہے۔ چاندی کا ریٹ چوں کہ مختلف ہوتا رہتا ہے اس لئے جس دِن حساب کرنا ہو اس دن اپنے علاقہ سے ریٹ لے لینا چاہئے۔

مہر کے تازہ حساب کے لئے تازہ ریٹ لے لینا مناسب ہے۔

CPL NO:200
ماہنامہ علم و عمل لاہور
درود شریف
حیرت انگیز ثواب
از علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ
(1) اللہ تعالیٰ جلّ شانہ کا بندہ پر درود بھیجنا (2) اس کے فرشتوں کا درود بھیجنا (3) نبی کریم ﷺ کا خود اس پر درود بھیجنا (4) درود پڑھنے والوں کی خطاؤں کا کفّارہ ہونا (5) ان کے اعمال کو پاکیزہ بنا دینا (6) ان کے درجات کا بلند ہونا (7) گناہوں کا معاف ہونا (8) خود درود کا درود پڑھنے والے کے لئے مغفرت طلب کرنا (9) اس کے نامۂ اعمال میں ایک قیراط کے برابر ثواب لکھا جانا اور ایک قیراط بھی وہ جو اُحد پہاڑ کے برابر ہو (10) اس کے اعمال کا بہت بڑی ترازو میں تُلنا (11) جو شخص اپنی ساری دعاؤں کو درود بنا لے اس کے دنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت ہونا (12) اس کے ثواب کا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہونا (13) اس کی وجہ سے خطرات سے نجات پانا (14) نبی کریم ﷺ کا قیامت کے دن اس کا گواہ بننا (15) آپ ﷺ کی شفاعت کا واجب ہونا (16) اللہ تعالیٰ کی رضا کا ملنا (17) اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نازل ہونا (18) اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنا (19) قیامت کے دن عرش کے سایہ میں داخل ہونا (20) اعمال کے تُلنے کے وقت نیک اعمال کے پلڑے کا جُھکنا (21) حوضِ کوثر پر حاضری نصیب ہونا (22) قیامت کے دن پیاس سے اَمن ہونا (23) جہنّم کی آگ سے چھٹکارا ہونا (24) پُل صراط پر سہولت سے گزر جانا (25) مرنے سے پہلے اپنا مقرّب ٹھکانا جنّت میں دیکھ لینا (26) جنّت میں بہت سی بیویوں کا ملنا (27) بیس جہادوں سے بھی زیادہ ثواب کا ہونا۔ (فضائلِ درود شریف)
سالانہ رقم:-/150 روپے (منی آرڈر کیجئے یا دستی بھجوائیے)۔ رسالہ رقم پہنچنے پر جاری کیا جاتا ہے۔
رسالہ کی صرف تجدید مطلوب ہو تو خریداری نمبر کا حوالہ دیجئے، نیا ایڈریس ہو تو ساتھ لکھ دیجئے۔
منی آرڈر پر پتہ خوش خط تحریر کیجئے اور اگر ساتھ اپنا فون بھی لکھ دیں یا نوٹ کروا دیں تو آسانی رہے گی۔
بحمد اللہ رسالہ ہر ماہ کی 28,27,26 تاریخوں کو روانہ کیا جاتا ہے۔ ازراہِ کرم رسالہ نہ ملنے کی صورت میں ان تاریخوں کے ایک ہفتہ بعد دفتری اوقات میں رابطہ کیجئے۔
رسالہ علم و عمل سے متعلق کوئی کام ہو تو اِن نمبروں پر رابطہ کیجئے
042-35272270
0302-4143044
0331-4546365
صبح 8 بجے سے شام 5 بجے تک
(12 مہینے سردیوں گرمیوں کے لئے مقرر کردہ وقت)
جامعہ عبداللہ بن عمر
23-کلومیٹر فیروزپور روڈ سوّا گجومتہ
نزد کاہنہ نو۔لاہور
پوسٹ کوڈ 53100
مدرسہ میں کسی قسم کے کام کے سلسلہ میں رابطہ کیجئے
0322-8405054
صبح 8 بجے سے رات 9 بجے تک
انٹرنیٹ پر "علم و عمل" کا مطالعہ کرنے کے لئے
www.ibin-e-umar.edu.pk
Email:aibneumar@yahoo.com